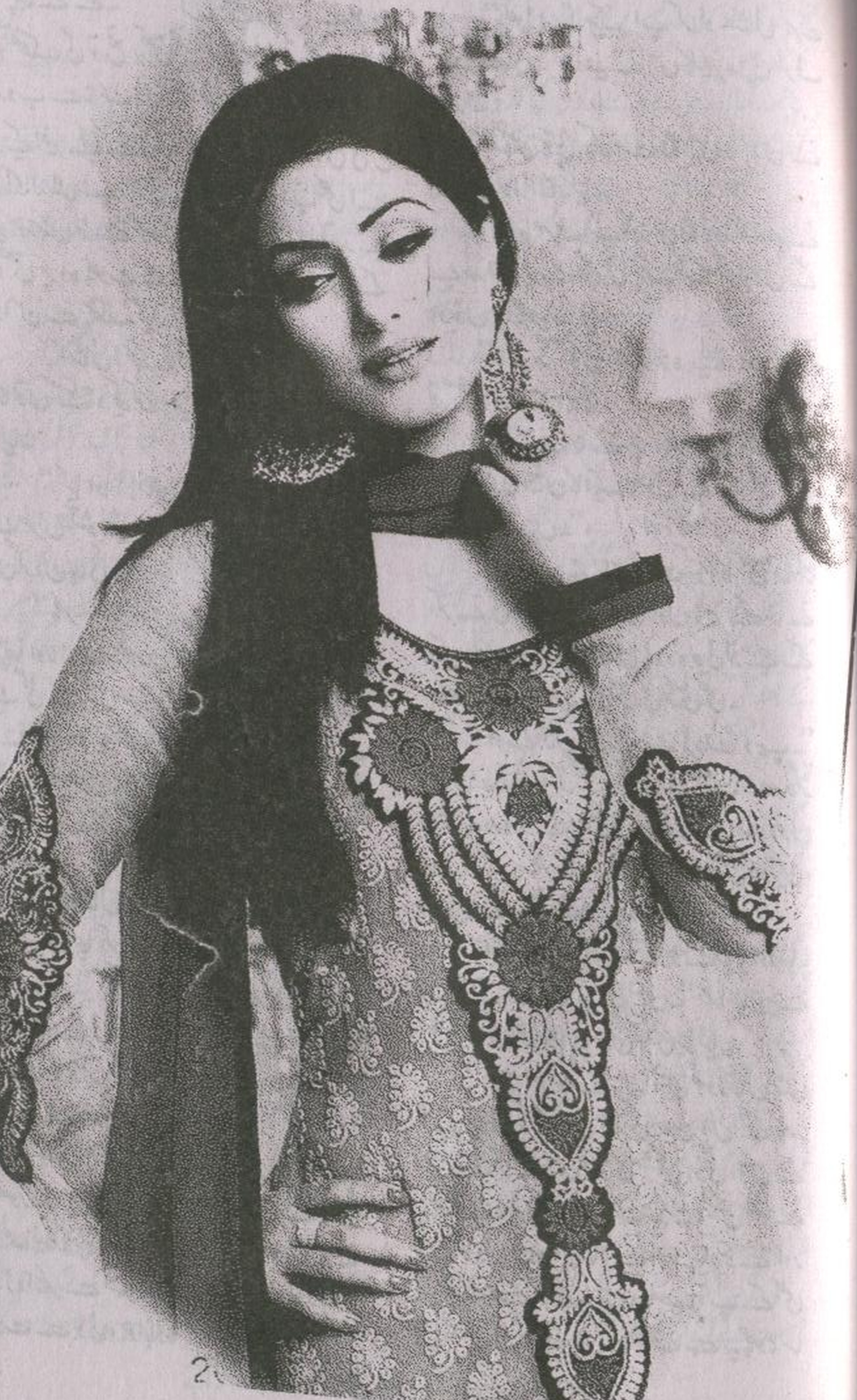

گواہ رفاقتوں کا ہلال عید

صبا جاوید

"انشال یہ ڈریس کافی ہیوی ہے چینج کر لو۔" زونیہ نے پیار سے اس کا رخسار تھپتھپایا اور مسکراتے ہوئے پلٹ گئی، مگر وہ مروتاً بھی مسکرا نہیں سکی، بس بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر قطرہ قطرہ پگھلتے آنسوؤں کو پینے لگی۔

اسی اثناء میں ہولے سے دروازے پر دستک ہوئی اور پھر دھیرے سے دروازہ کھل گیا، انشال فوراً سیدھی ہوئی، اس کا دل شدتوں سے دھڑک اٹھا، اس احساس کے تحت نہیں کہ آنے والا شخص اس کا مزاجی خدا تھا بلکہ اس احساس نے اس کا حلق خشک کر دیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا، اس کے وجود پر منوں بوجھ آن پڑا، اس میں اتنی طاقت نہ تھی کہ سر اٹھا کر اسے دیکھ سکتی، اس کی نظریں نو وارد کے شوز پر جمی تھیں اور شدت ضبط سے جھکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

"حیرت ہے مجھے اتنا سب ہونے کے باوجود آپ مجھ سے نارمل زندگی شروع کرنے کی توقع رکھتی ہیں، آپ کو کیا لگتا ہے جن حالات میں ہماری شادی ہوئی اس میں آپ کو یوں میرا انتظار کرنا چاہیے۔"

اس نے آتے ہی لفظوں کی گولہ باری شروع کر دی، اس کے شعلے اگلتی زبان کے وار انشال کو جھلسانے لگے تھے، اس کے بے بسی اور کرب کے اظہار کو افنان نے اپنے ہی معانی

مکمل ناول

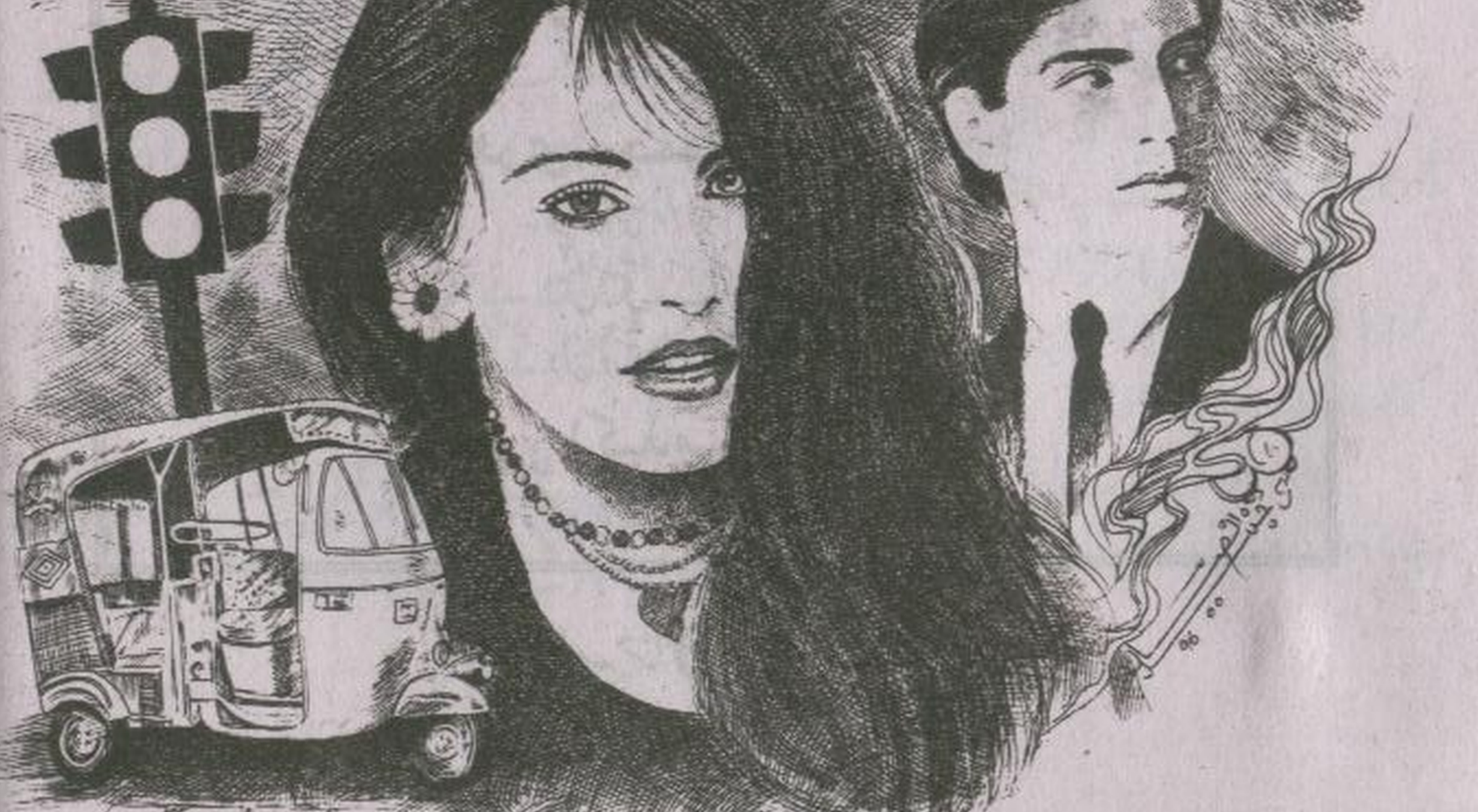

پہنائے تھے۔ لب بھینچے وہ اس سے مزید تضحیک کی توقع رکھتی تھی مگر خلاف توقع وہ وارڈ روب سے نائٹ ڈریس اٹھائے ایک لمحہ کی تاخیر کیے بغیر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا، اس کی تلخ آواز میں بے زاری کے نشتر اسے اب بھی اپنے وجود میں گڑھتے محسوس ہو رہے تھے اس قدر بے وقعتی پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی، ضبط اس کے دامن سے چھلک گیا۔

''انشال! تم نے چینج نہیں کیا؟'' اسے جوں کا توں سکتے دیکھ کر زونیہ نے حیرت سے استفسار کیا۔

''کیا ہوا؟ افنان نے کچھ کہا ہے؟'' اسے بے طرح تشویش ہوئی، انشال نے فی الفور نفی میں گردن ہلائی۔

''پھر......؟'' اس نے استفہامیہ انداز میں پوچھا اور اسے بانہوں میں بھر لیا، وہ اس سے لپٹ گئی جیسے کسی سہارے کی متلاشی ہو اس کے رونے میں مزید شدت آئی تھی، جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا اس کے بعد اسے رونے کے لئے کسی وجہ کی ضرورت نہیں تھی۔

☆☆☆

''فی الحال اس سے کام چلاؤ، پھر مما جان کے ساتھ جا کر تمہارے لئے شاندار شاپنگ کروں گی۔'' مسکراتی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے زونیہ نے سرخ اور نیلے امتزاج کا مناسب کامدار سوٹ اس کی سمت بڑھایا، جسے انشال نے خاموشی سے تھام لیا۔

''واؤ انشال تمہارے بال تو بہت خوبصورت ہیں ان سیاہ زلفوں میں میرے بھائی کو الجھا لینا۔'' وہ فریش ہو کر آئی تو زونیہ اس کے بال ڈرائیر سے خشک کرتے ہوئے آنکھ دبا کر شرارت سے بولی، جواباً وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

''تھوڑا سا میک اپ کر لو انشال بہت پیاری لگو گی۔'' زونیہ نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا۔

''نہیں آپی کچھ مت لگائیں۔'' اس نے گھبرا کر فوراً انکار کیا۔

''اچھا صرف لب گلوز ہی لگا لو۔'' زونیہ نے بے حد اصرار سے نیچرل پنک کلر کا گلوز اس کے ہونٹوں پر لگا دیا۔

''نائس۔'' اس کا جائزہ لیتے ہوئے وہ توصیفی انداز میں بولی۔

''چلو سب ناشتے پر ہمارا ویٹ کر رہے ہیں، وائٹ پیلس کا ایک اصول ہے کہ ناشتہ سب اکٹھے کرتے ہیں۔''

''آپی...... میں اس وقت کسی کا بھی سامنا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں پلیز مجھے جانے کے لئے مت کہیں۔'' اس بار وہ بولی تو لہجے کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں بھی نمی پھیلی تھی۔

''او کے نہیں جاتے بٹ ڈونٹ ویپ۔'' انشال نے فوراً آنکھیں ہتھیلی کی پشت سے رگڑ ڈالیں، دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی وہ دونوں چونک اٹھیں، پھر طاہرہ خاتون اندر داخل ہوئیں، انشال نے فوراً دوپٹہ سر پر اوڑھا۔

''انشال بیٹے آپ کے بڑے پاپا اور پاپا جان آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔'' مما جان نے مطلع کیا، ساتھ ہی پاپا جان کو بھی بلا لیا۔

''بیٹے ہم جانتے ہیں جس صورتحال میں آپ کی اور افنان کی شادی ہوئی اس کے بعد ایڈجسٹ کرنے میں تھوڑی مشکل ہو گی، اس کے لئے آپ دونوں کو کچھ وقت چاہی، لیکن ہم نے آپ کو دل سے بیٹی مانا ہے، جو پیار رشتے اور مان افنان سے منسلک ہیں وہ سب آپ کے بھی ہیں، ابھی اپنے پاپا جان کی طرف سے یہ چھوٹا سا

تحفہ قبول کریں ولیمے پر ہم اپنی بیٹی کو من چاہا گفٹ دیں گے۔'' پاپا جان نے اس کے جھکے سر پر ہاتھ رکھا اور ہرے ہرے نوٹوں کی گڈی اس کی گود میں رکھ دی، اس کا جھکا سر مزید جھک گیا۔

''ہیلو بھابھی...... چہرہ تو اوپر کریں، کل رات سے ہمارے گھر میں ایک دلہن آئی ہے اور ہم ابھی تک ان کا چہرہ بھی نہیں دیکھ پائے۔''

''انشال یہ ارفی ہے ہمارا، دوست بکم کزن۔'' زونیہ نے مداخلت کر کے تعارف کروایا۔

انشال نے ہولے سے سر اوپر اٹھایا اور اس کی متورم و سرخ آنکھیں دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔

''ابھی تھوڑا کام ہے بھابھی، رک نہیں سکتا، شام کو آپ سے لمبی گفتگو کریں گے۔'' اس کی جھجک کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے مزید گفتگو کا ارادہ موقوف کر دیا اور زونیہ سے مصافحہ کرنے کے بعد کمرے سے نکل گیا۔

''انشال اس گھر کو اپنا سمجھو، یہ لوگ بھی تمہارے اپنے ہیں یہ کیسے تمہیں اپنے اندر سمو لیں گے تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا ریلیکس رہو، آرام کرو اور سٹریس مت لو۔''

جب سے وہ آئی تھی زونیہ اس کے پاس تھی، وہ حتی المقدور کوشش کر رہی تھی کہ اسے غیریت اور اجنبیت کا احساس نہ ہو، کسی نے اسے گزرے اعصاب شکن لمحات کا طعنہ دینے کی کوشش نہیں کی تھی۔

پہلے ہی اس کا زخم بہت گہرا تھا اس پر ان لوگوں کی محبت ضرب پر ضرب کا کام کر رہی تھی اس کھلے منہ کے زخم میں مرچیں سی بھر رہی تھیں ندامت اور شرمندگی کی صورت میں۔

''یہ آپ نے کیا کیا اپیا، آپ نے اور قسمت نے مل کر مجھے ان لوگوں کا قرض دار بنا دیا ہے۔''

پہلی ہی سیڑھی کی مسافت پر وہ ہانپنے لگی تھی۔

سمجھوتے کا یہ سفر طویل اور کٹھن ہونے چلا تھا، اس نے آئینے میں اپنے ادھورے سے عکس کو دیکھا اور آنکھوں میں تیرتی نمی کو خود سے چھپانے کے لئے نظریں جھکا گئی۔

☆☆☆

عدنان شہوار کی چار اولادیں تھیں، سب سے بڑے فیضان عدنان تھے جو زیست کے سفر میں اپنی زوجہ ام امان اور تین بچوں شمائل، نوریا، اور ارفی کے سنگ بے حد خوش و خرم تھے، دوسرے نمبر پر ارسلان عدنان تھے ان کی زوجیت میں طاہرہ خاتون تھیں ان کی کائنات افنان، منان اور زونیہ نے مکمل کی، تیسرے نمبر پر فضہ تھیں جو دانیال کے سنگ بیاہ کر جا چکی تھیں، ان کا ایک بیٹا شاہ میر تھا۔

سب سے چھوٹے نعمان عدنان تھے ان کی شریک حیات یشفہ تھیں، جنہوں نے روحیل کا گفٹ دے کر ان کا خاندان مکمل کیا۔

شمائل، روحیل اور منان ہم عمر تھے، افنان اور ارفی کزنز ہونے کے ساتھ بہترین دوست بھی تھے، افنان سی اے کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے پاپا جان کے آبائی امپورٹ ایکسپورٹ کے بزنس کو بھی توجہ دے رہا تھا جبکہ ارفی بی فارمیسی کے بعد ایک ملٹی نیشنل میڈیسن فرم میں منیجر کام کر رہا تھا، زونیہ شادی شدہ تھی، اس کا جوڑ خدا نے شاہ میر کے ساتھ بنایا تھا اور اس کی پھپھو جان اس کا بے حد خیال رکھتی تھیں۔

طاہرہ خاتون اور پشوار کا بچپن کا دوستانہ تھا، اتفاق سے دونوں کی شادی بھی ایک ہی شہر میں ہوئی یوں ان کی دوستی مزید مضبوط ہو گئی،

پشوار احمد کی دو بیٹیاں تھیں، انشال اور مشال، انشال بہت چھوٹی تھی جب اس کے ماموں اسے اپنے ساتھ لندن لے گئے، جبکہ مشال اپنے والدین کے ساتھ لاہور میں ہی مقیم تھی۔

مشال جدید دور کے تقاضے پورے کرتی ایک بے حد خوبصورت اور بولڈ لڑکی تھی، جب وہ اپنی ہیزل گرین آنکھیں اٹھا کر دیکھتی تو مخالف کو چاروں شانے چت کر دیتی سرخ و سفید رنگت اور مناسب نین نقوش کے ساتھ اس میں بلا کی کشش تھی، طاہرہ خاتون کی اولین خواہش تھی کہ مشال ان کی بہو بنے اور وائٹ پیلس کے کسی فرد کو اس پر اعتراض نہ تھا کہ اس لڑکی کو بچپن سے دیکھتے آ رہے تھے۔

مشال کے نوخیز سراپے نے جب شباب کی سرحدوں کو چھوا تو حسن دو چند ہو گیا، طاہرہ خاتون کا انتظار ختم ہوا اور انہوں نے پاپا جان اور بڑے پاپا کے ہمراہ جا کر مشال کا ہاتھ مانگا۔

پشوار احمد کے کسی بھی مثبت یا منفی ردعمل سے پہلے مشال کے دو ٹوک انکار نے وائٹ پیلس کے مکینوں کو ششدر کر دیا، شادی بیاہ کے معاملات میں بچوں کی دخل اندازی ان کا اصول نہیں تھا ان کی پسند اور جذبات کو ضرور مدنظر رکھا جاتا مگر اس قدر بولڈنیس کی انہیں اجازت نہ تھی۔

''پلیز آنٹی ایسا سوچئے گا بھی مت، آپ کے ساٹھ کے دہائی کے گھر میں، میں نہیں رہ سکتی، اکیسویں صدی میں آ کر بھی اتنے ٹپیکل رولز اینڈ ریگولیشنز، اوہ گاڈ۔'' اس نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

''اور آپ کا وائٹ پیلس تو مجھے کوئی بھوت بنگلہ لگتا ہے، چاروں طرف جنگل اور درمیان میں سفید بنگلہ اور اس عمارت کی طرح آپ کا بیٹا بھی پراگندہ اور قدیم سوچ کا حامی ہے، اس پر سہاگہ جوائنٹ فیملی سسٹم، اتنے سارے خاندان ایک ساتھ، پلیز یہ بکھیڑا میں نہیں سنبھال سکتی، آپ کو ایک لڑکی نہیں ربوٹ چاہیے جو آپ کے کہنے پر اٹھے، بیٹھے، کھائے پیئے وغیرہ، لیکن وہ ربوٹ بہر حال میں نہیں۔''

اس کے اس قدر تلخ رویے پر طاہرہ خاتون کا دل دکھ سے بھر گیا، تایا جان اور بڑے پاپا کے سامنے انہیں بے پناہ سبکی کا احساس ہوا جبکہ پشوار بھی حق دق تھیں۔

دوسری طرف اس طرح ریجیکٹ کیے جانے پر افنان خوب سیخ پا ہوا، مشال یہاں بچپن سے آ رہی تھی ان کے محبتوں سے گندھے رشتوں اور دا جی کے بنائے گئے گھر کو اس نے بھوت بنگلے اور بکھیڑے سے تعبیر کیا تھا انہیں بے پناہ دکھ تھا، افنان صرف ماما جان کے احترام میں خاموش تھا۔

کچھ عرصے بعد مشال کی شادی اپنے اکلوتے ماموں کے بیٹے سے ہو گئی تو وہ لندن سدھار گئی جبکہ انشال جو کبھی کبھار والدین سے ملنے آتی تھی، ان کی تنہائی کا خیال کر کے ہمیشہ کے لئے پاکستان آ گئی، احمد حسن (والد) نے اس کی شادی اپنے قریبی دوست کے بیٹے سے طے کر دی مگر عین بارات کی آمد کے دن انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا'' کہ ہمارا لڑکا کسی دوسری لڑکی کو پسند کرتا تھا اسی وجہ سے وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا ہے ہم بارات نہیں لا سکتے۔''

احمد حسن نے آدھا شہر اپنی بیٹی کی شادی پر مدعو کیا تھا، ان کی عزت خاک میں ملنے والی تھی، وہ اکلوتے تھے ان کا کوئی بھائی نہیں تھا جو ان کی مدد کرتا، پشوار کا بھی ایک بھائی تھا جس کے بیٹے سے وہ پہلے ہی اپنی ایک بیٹی بیاہ چکی تھیں۔

ان کی پریشانی اور وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے طاہرہ خاتون نے انہیں افنان کا پرپوزل پیش کیا، ان کی اس قدر اعلیٰ ظرفی پر پشوار احمد

ندامت سے رو پڑیں اور ان کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے، آناً فاناً افنان کا نکاح انشال کے ساتھ ہوا، غم و غصے سے اس کا برا حال تھا جبکہ وائٹ پیلس کے مکینوں کے لئے یہ خبر کسی دھماکے سے کم نہ تھی، دل میں تو طاہرہ خاتون بھی خوف زدہ تھیں مگر وقت کا یہی تقاضا تھا، ہر شخص اپنی جگہ انشال سے ملنے کے لئے بے چین تھا، ماسوائے افنان کے، اس گھر میں ہوئی اپنے والدین کی ہتک اور اس لڑکی کی کے بڑی بہن کے نادر خیالات اب بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

☆☆☆

''بھابھی دیکھیں کتنا خوبصورت موسم ہو رہا اور آپ اندر بیٹھ کر بور ہو رہی ہیں۔'' منان باہر سے ہی بولتا چلا آ رہا تھا۔

''اوہ لگتا ہے ہم نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا، آپ اسٹڈی کر رہی تھیں۔'' اس کے ہاتھ میں کتاب دیکھ کر روحیل نے کہا۔

''نہیں کچھ خاص نہیں بس ایسے ہی ناول پڑھ رہی تھی۔'' اس نے Lrime & Punishment کا ناول بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔

''یہ بور کام چھوڑیں اور ہمارے ساتھ کرکٹ کھیلیں۔'' منان نے شاہانہ آفر کی۔

''میں اور کرکٹ...... نہیں نہیں، میں نہیں کھیل سکتی۔'' وہ گھبرائی۔

''بھابھی کھیلیں گی نہیں تو آئے گی کیسے؟'' روحیل نے ناصحانہ انداز اپنایا۔

''مجھے تیز بال پر نہیں کھیلنا آتا۔''

''اف جیسی بال میں آپ کو کرواؤں گا چھکا تو پکا ہے۔'' منان نے اس کی ہمت بندھائی۔

''اب آ بھی جائیں بھابھی، نوریا آپی بھی کھیل رہی ہیں، آج اس شمائل کی بچی کو تو خوب بھگانا ہے۔'' وہ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر شرارت سے بولے، ان کے بے حد اصرار پر وہ وائٹ پیلس کے عقب میں بنے وسیع و عریض گراؤنڈ میں کھیلنے کی نیت سے آ گئی۔

دونوں لڑکوں نے شاندار کھیل پیش کیا، جبکہ نوریا نے بھی اچھی بیٹنگ کی، شمائل پہلی بال پر آؤٹ اور روحیل اس کے سامنے آ کر باقاعدہ بھنگڑے ڈال رہا تھا۔

''روحیل عدنان نے کیا شاندار وکٹ اڑائی، شمائل عدنان پہلی بال پر ہی ڈھیر۔'' منان نے کمنٹری کر کے جلتی پر تیل کا کام کیا۔

''اس بیٹ سے میں تمہارا بھیجا کھول دوں گی منان، دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔'' وہ احتجاجاً چلائی۔

''لڑنا جھگڑنا چھوڑو اور انشال کی باری ہے اب، اسے بال کرواؤ۔'' نوریا نے بر وقت مداخلت کر کے سیز فائر کروایا۔

''اوہ شامت آ ہی گئی۔'' انشال نے بے ساختہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو منان مسکراتے ہوئے پوزیشن لینے لگا۔

دو تین بالز لگاتار بیٹ ہوئیں تو انشال کو بھی غصہ آ گیا، اس کے کرکٹ کے شعور پر نابلد ہونے پر منان اسے کافی ہلکی گیندیں کروا رہا تھا چوتھی بال سیدھی بلے پر پڑی تھی اور انشال نے پوری قوت سے بلا گھمایا، بیٹ کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی پوری گھوم گئی۔

''چھکا۔'' اڑتی ہوئی بال وائٹ پیلس کے سیکنڈ فلور پر بنے کمرے کے ٹیرس کی کھڑکی سے ٹکرائی شیشے کی ونڈو کو چکنا چور کرتی کمرے میں گھس گئی۔

''ہم جیت گئے۔'' شمائل نے منان اور روحیل کو انگوٹھا دیکھایا، نوریا مسکراتے ہوئے

انشال کے پاس آ گئی۔
''شاندار بیٹنگ۔''
''تکا لگا ہے یار۔'' وہ تبصرہ کر رہی تھیں اور وہ تینوں جھگڑ رہے تھے جب نجانے کب افنان وہاں آ گیا۔
''یہ بال کس نے پھینکی ہے اوپر۔'' تیکھے چتون لئے وہ استفسار کر رہا تھا، وہ تینوں منہ لٹکائے کھڑے تھے، بیٹ ابھی تک انشال کے ہاتھ میں تھا اس نے بے ساختہ بیٹ سائیڈ پر رکھا۔
خوف کا نا معلوم سا احساس اسے جکڑ گیا، یہ شخص اسے سب کے سامنے ذلیل کرے گا سوچ کر اس کا رنگ سرخ ہو گیا۔
''بھائی وہ ہم کرکٹ.....'' منان نے صفائی دینے کی کوشش کی تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔
''اندر چلو تم سب۔'' اس نے حکم دیا۔
''بھیا نے ہمیں اندر کیوں بھیجا۔'' روحیل منان کے کان میں گھس کر بولا۔
''بھابھی سے کانفرنس جو کرنی ہے۔'' مسکراہٹ دبائے وہ منمنایا اور شمائل کو ساتھ لئے اندر کی سمت بڑھنے لگے۔
''افنان اس میں انشال کی کوئی غلطی نہیں۔'' اس کے تنے ہوئے نقوش دیکھ کر نورا نے اس کی مدد کرنا چاہی، نورا کو نظر انداز کرتا وہ انشال کے قریب آیا، بالوں کی چٹیا بنائے سر پر کیپ لئے نظریں اور سر جھکائے وہ گندمی رنگت کی لڑکی بالکل خاموش تھی۔
''وہ تو بچے ہیں انہیں یہ سب سوٹ کرتا ہے، مگر آپ تو بچی نہیں ہیں۔'' وہ بڑے آرام سے اس کی تہذیب پر چوٹ کر رہا تھا اس کا چہرہ فق ہو گیا۔
''آئندہ کم از کم میرے سامنے یہ چائلڈش (احمقانہ) حرکتیں کرنے کی ضرورت نہیں، مائنڈ اٹ۔'' انگشت شہادت سے اسے وارن کرتے ہوئے وہ پلٹ گیا وہ اسے رونے کے لئے تنہا چھوڑ گیا۔
''انشال......!'' نورا نے اس کے ساکت وجود کو اپنی طرف موڑا اور ہولے سے پکارا، اس نے بھرائی آنکھوں سے اسے دیکھا، دو گرم آنسو اس کے رخساروں پر لڑھک گئے۔
''میں کچھ دیر تنہا رہنا چاہتی ہوں۔'' اس نے دھیرے سے خود کو چھڑایا اور آہستہ آہستہ سے چلنے لگی۔
اس کی شادی کو دو ماہ ہو چکے تھے، وائٹ پیلس کا ہر فرد اس کے ساتھ فرینک ہو چکا تھا، طاہرہ خاتون کے دل میں جو وسوسے تھے اس کی سادہ فطرت کے سامنے سب بھربھری ریت ثابت ہوئے، مگر افنان تو اب بھی نا قابل تسخیر تھا۔

☆☆☆

وائٹ پیلس شاہی طرز کی بنی قدیم فن تعمیر کا شاندار شاہکار تھی، چاروں طرف خوبصورت باغ، پھل اور پھول لگے تھے اور درمیاں میں دا جی نے یہ عمارت بنوائی تھی، جام، یوکلپٹس اور کئی موسمی پھلوں کے درخت باؤنڈری کے ساتھ ساتھ لگے تھے، بوگن ویلیا اور عشق پیچاں کی بیلیں گیلری پر چڑھی بہار دکھا رہی تھیں، چاند کی نیلگوں روشنی میں وائٹ سنگ مرمر سے بنی یہ بے تحاشا خوبصورت تین منزلہ عمارت چاند سے گفتگو کرتی محسوس ہوئی، مشرقی کونے سے نکلتے دالان کی سیڑھیوں پر بیٹھی وہ اس گھر کا جائزہ لے رہی تھی، لیموں کی کچی اور ترش سی مہک اس کے آس پاس بکھر گئی، اسے اقرار کرنا پڑا کہ اس نے اس سے

زیادہ خوبصورت گھر اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔
''تم یہاں بیٹھی ہو یار، ادھر تمہارا ولیمہ ڈیسائیڈ ہو رہا ہے۔'' نورا نے اس کے قریب سیڑھی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
''تو اس میں...... میں کیا کر سکتی ہوں۔''
''لو اب یہ بھی میں بتاؤں، تم اپنے لئے ڈریس تو سلیکٹ کر سکتی ہو نا۔''
''مجھے نہیں کرنا۔'' وہ بددلی سے بولی۔
''کیا بھائی کی وجہ سے پریشان ہو۔'' نورا نے توجیح پیش کی۔
''نہیں۔'' وہ آہستگی سے بولی۔
''اگر ایسا ہے تو اپنا دل صاف کر لو، افنان بہت اچھا اور ذمہ دار لڑکا ہے، وہ تمہیں پلکوں پر بٹھا کر رکھے گا۔''
''تمہارا بھائی ہے تم تو یہی کہو گی۔'' وہ مایوسی سے بولی۔
''اف اتنی بدگمانی۔'' نورا نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت رسید کی۔
''بدگمانی نہیں اسے حقیقت پسندی کہتے ہیں ڈیئر۔''
''اتنی بھی حقیقت پسند مت بنو، کبھی کبھی خواب دیکھنا بھی اچھا لگتا ہے۔'' وہ نجانے اس سے کیا اگلوانا چاہتی تھی۔
''لگتا ہے بارش ہو گی۔'' اس نے بات پلٹی۔
''تم اتنی معصوم کیوں ہو انشال؟''
''کیوں...... کیا ہوا؟'' اس نے ناک سکیڑی۔
''تم اس ٹاپک سے بھاگنا چاہتی ہو مگر تمہیں بھاگنا بھی نہیں آتا، کڑی دھوپ ہے اور تم کہہ رہی ہے بارش ہو گی۔'' اس نے اس کی غلط پیشن گوئی کی نشاندہی کی۔
''اچھا میں نے ایسا کہا۔'' اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں اور پھر وہ دونوں ہی ایک دوسرے پر ہنستی چلی گئیں۔

☆☆☆

''مما جان آپ کے کہنے پر میں نے شادی کر لی، اب ولیمہ کیا ضروری ہے۔'' پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلائے وہ دھیمے مگر مشتعل لہجے میں بولا۔
''جی بالکل ضروری ہے، ہماری طرف سے تو یہی فنکشن آپ کی شادی پر مہر ثبت کرے گا، بیٹے فیملی سے باہر آپ کے رشتے کو منوانے اور انشال کو سب سے متعارف کروانے کا یہی طریقہ ہے۔'' جواب بڑے پاپا کی طرف سے آیا۔
''پاپا جان آپ تو میری پوزیشن سمجھیں۔'' وہ جھنجھلایا۔
''بیٹے ہم نے آپ کی شادی بے شک ایمرجنسی میں کی لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ یہ معاملہ ہمیشہ لٹکتا رہا، آپ کو ازدواجی زندگی میں خوشحال دیکھنا ہماری اولین خواہش ہے، وہ بھلی بچی زبان سے چاہے کچھ نہ کہے مگر اس کے زوجیت کے حقوق تو آپ کو پورے کرنے چاہئیں، ہم ہمیشہ اسے یوں بے سروسامان رکھ کر گناہ گار نہیں ہو سکتے۔'' پاپا جان نے تدبر سے اسے سمجھانا چاہا۔
''بڑی مما میں صرف کچھ وقت چاہتا ہوں۔'' اس نے احتجاج کیا۔
''دو ماہ کم وقت نہیں ہے افنان، ہماری بھی معاشرے میں کوئی عزت ہے جسے برقرار رکھنے کے لئے آپ کی ایمرجنسی میں کی شادی کو اپنی خوشی ثابت کرنا بہت ضروری ہے۔'' ام امان نے اسے اصل پہلو سے روشناس کروایا۔
''تو پھر ایسی لڑکی سے شادی کیوں کی

ضرورت تھی جس کے لئے شہادتیں لینی پڑیں، نجانے کیا بات تھی جو پہلے شادی کے دن بارات نہ آئی اور ہمارے گلے باندھ دی۔"

وہ ایسی سخت بات کہنا نہیں چاہتا تھا مگر اسے انشال سے سخت چڑ تھی اسی لئے ذرا بدلحاظ ہو گیا۔

"افنان!" بڑے پاپا حلق کے بل دھاڑے اور ان کے زور دار تھپڑ نے اس کے چودہ طبق روشن کر دیئے۔

"کسی معصوم لڑکی کے کردار پر کیچڑ اچھالنا...... یہ تربیت نہیں کی ہم نے آپ کی، ہم نے آپ کو ہمیشہ نسوانیت کا احترام کرنا سکھایا ہے۔" پاپا جان بھی غصے سے بھڑک اٹھے۔

اس کے دل میں انشال کے لئے بدگمانی کچھ اور بڑھ گئی تھی، وہ کچھ بھی کہے بغیر پلٹ گیا۔

"آج تک بڑے پاپا سے میں نے صرف تعریف اور مان ہی سمیٹا ہے یہ تمہارا میری زندگی میں شامل ہونے کا پہلا انعام ہے مجھے تمہاری شکل سے بھی نفرت ہے۔" اس کی سوچوں میں بھی انشال برپا تھا بے حد غصے میں اس نے گاڑی ریورس کی اور وائٹ پیلس سے نکل گیا۔

☆☆☆

بے منزل راستوں پر کافی دیر گاڑی دوڑانے کے بعد دو کے قریب گھر پہنچا تو مما جان کو لابی میں اپنا انتظار کرتے پایا۔

"کہاں تھے آپ اتنی دیر؟" مما جان نے پہلے دو کے ہندسے کو چھوتی گھڑی اور پھر افنان کو دیکھا۔

"سوری مم جان، میں آپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔" مما جان صوفے پر بیٹھ گئیں افنان نے سر ان کی گود میں رکھ دیا، بلیک پینٹ اور گرے لائننگ والی شرٹ زیب تن کیے بکھرے بالوں اور بوجھل خدوخال سمیت وہ بے حد منتشر اور بکھرا ہوا لگ رہا تھا، مما جان نے اپنے بے حد شاندار بیٹے کے بالوں میں ہولے ہولے انگلیاں چلانی شروع کیں۔

"سوری مت کہیں بیٹا، آپ کی پرسنالٹی کے مطابق آپ کا جوڑ نہیں تلاش کر پائی، آپ مجھے معاف کر دیں آپ پر زور زبردستی کر کے میں نے آپ کے جذبات، خواں اور وقار کو زک پہنچایا ہے۔"

"ایسا مت کہیں مما جان، آپ کی اولاد پر سب سے پہلا حق آپ کا ہی ہے آپ کو تمام اختیارات حاصل ہیں، لیکن مما جان میں وہ انسلٹ نہیں بھول سکتا جو اس گھر کے لوگوں نے آپ کی اور میری کی، مما جان مشال پاکستان میں رہ کر اس قدر بولڈ اور ماڈرن تھی تو یہ تو لندن میں پلی بڑھی ہے، مما جان میں چاہوں بھی تو مجھ سے سمجھوتہ نہیں ہوتا، مجھے اس سے کوئی انسیت محسوس نہیں ہوتی، اپنے رشتے کے حوالے سے نہ کسی اور طریقے سے۔" اس نے صاف گوئی سے اعتراف کیا۔

"کاش میں جلدی بازی نہیں کرتی، اپنے بیٹے کو شہزادوں کی طرح دولہا بناتی۔" مما جان کو افسوس ہوا۔

"مما جان آپ رنجیدہ نہ ہوں۔" اس نے ان کے ہاتھ تھام کر کہا۔

"آپ کو تو ملول کیا ہے نا میں نے۔" ان کا افسوس کسی صورت زائل نہیں ہو رہا تھا۔

"مما جان پلیز آپ ولیمہ کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" اس نے نرمی سے کہا وہ مما جان کو متاسف نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"کھانا کھایا آپ نے؟" مما جان نے پوچھا، اس کی بے زاری سمجھتے ہوئے انہوں نے بھی مزید گفتگو کا ارادہ موقوف کر دیا۔

"نہیں فی الحال کچھ کھانے کا موڈ نہیں بس آرام کرنا چاہتا ہوں۔" ان سے لپٹتے ہوئے وہ محبت سے بولا۔

"او کے بیٹا گڈ نائٹ۔" انہوں نے افنان کی پیشانی پر بوسہ دیا، وہ اپنے کمرے کے قریب پہنچا تو اسے ہلکی ہلکی آوازیں آئیں، فطری تجسس کے تحت وہ آگے بڑھا، دروازہ کھلا تھا وہ اندر داخل ہو گیا۔

"ہاں میں نے ڈیزائنز دیکھ لئے ہیں، ایک بلڈنگ بہت خوبصورت ہے میرے خیال میں وہی گھر ٹھیک رہے گا، اس کی بکنگ کروا لیتے ہیں۔" انشال کی دھیمی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی، اسے غصہ دلانے کے لئے تو انشال کی پرچھائی ہی کافی تھی اب تو وہ الگ گھر لینے کی بات کر رہی تھی۔

اس نے ایک جھٹکے سے فون اس سے جھپٹا اور بیڈ پر دے مارا، اس اچانک افتاد پر انشال بری طرح بوکھلا اٹھی۔

"آتے ہی گھر توڑنے کی باتیں شروع کر دیں، کس بیس پر الگ گھر لینے کی بات کر رہی ہو، شاید تمہیں معلوم نہیں کہ اس گھر کی بنیادیں کس قدر مضبوط ہیں انہیں تم جیسی لڑکی تو کم از کم چھو بھی نہیں سکتی۔" اسے بالوں سے دبوچ کر وہ اس کے کان میں گھس کر غرایا، انشال نے درد کی شدت سے آنکھیں میچ لیں۔

"افنان پلیز آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔" اس نے اپنی صفائی میں بولنا چاہا، لیکن اس کے زور دار تھپڑ نے اس کی زبان حلق میں ہی ڈال دی۔

"زبان مت چلاؤ میرے سامنے۔" وہ غصے سے پھنکارا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا، کم مائیگی کا احساس ببول کی طرح اس کے وجود میں گڑھ گیا، اپنی نفرت اور بے زاری وہ اس پر برسا کر جا چکا تھا، رخسار پر ہاتھ رکھے آنسوؤں سے تر آنکھوں سمیت اس نے پلٹتے ہوئے افنان کی شبیہہ دھندلائی آنکھوں سے دیکھی۔

وہ شخص جسے دیکھ کر شہزادوں کے قصوں پر یقین کرنے کو دل چاہتا تھا، وہ شخص جس کی بوٹوں کی دھمک میں انشال کا دل الجھ گیا تھا جس کی آواز پر وہ اندر تک کانپ اٹھتی تھی جس کی محبت میں پور پور ڈوب چکی تھی وہ اس کے لئے ہر لمحہ اذیت اور ذلت کا سامان کیے رکھتا تھا، رہانت اور بے وقعتی کے ناگ نے بری طرح ڈسا، اس کا وجود نیلو نیل ہو گیا، وہ سسکتی ہوئی بیڈ پر گر گئی۔

☆☆☆

رمضان المبارک کا آغاز ہو چکا تھا، آج تیسرا روزہ تھا، وائٹ پیلس کی چہل پہل اور رونق قابل دید تھی سب گفتگو کے دوران سحری کرنے میں مصروف تھے، جب اچانک ارفی نے انشال کو مخاطب کیا۔

"انشال آپ نے ڈائزانز دیکھ لئے، اگر ضرورت ہے تو میں مزید منگوا سکتا ہوں۔"

"نہیں کافی ہیں میں نے مشال کو سینڈ کر دیئے ہیں۔" نظریں اٹھائے بغیر اس نے جواب دیا۔

"کس چیز کے Designs ارفی۔" بڑے پاپا نے استفسار کیا۔

"بڑے پاپا مشال الگ گھر لے رہی ہے لندن میں تو اسے انشال سے مشورہ چاہیے تھا، انشال نے مجھ سے کہا تو میں نے اس کی ہیلپ کر دی۔" اس نے تفصیلی جواب دیا۔

آم کی قاش اٹھاتے ہوئے افنان کے ہاتھ وہیں تھم گئے تھے، اس نے دانستہ طور پر انشال کو دیکھا جو خوبانی ہاتھ میں اٹھائے کھا نہیں بلکہ کتر رہی تھی، افنان کو ڈھیروں ڈھیر شرمندگی نے آن

لیا، وہ سحری چھوڑ کر اپنے کمرے میں آ گیا۔

☆☆☆

عید کی شام کو ریسپشن تھا، بلیک ٹو پیس میں ملبوس وہ جیسے اپنے حسن اور مردانہ وجاہت کی داد وصول کر رہا تھا میرون اور اسکن کامدار لہنگے میں انشال کی گندمی رنگت حیا کے رنگوں سے لبریز عجب بانکپن لئے ہوئے تھی، ہر چہرے پر خوشی کی چمک تھی، مگر جن کے لئے یہ فنکشن منعقد کیا گیا تھا وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے لاتعلق بنے بیٹھے تھے۔

رات گئے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا، تھکن سے برا حال تھا مگر ابھی مزید محاذ آرائی باقی تھی اسے اس لڑکی کا سامنا کرنا تھا، مگر جب ہولے سے دستک دے کر اندر داخل ہوا تو کمرے کو خالی پایا۔

ایک ٹھنڈا سانس فضا کے سپرد کر کے اس نے کمرے میں قدم رکھا، تازہ گلاب اور کلیوں بنی سیج نوچ کر صوفے پر رکھی جا چکی تھی، کمرہ دلہن کی موجودگی سے خالی تھا، اس نے اسے ہر طرح کی مشکل سے بچا لیا تھا اپنے رشتے کو برتنے کے راستے کا تعین وہ خود ہی کر چکی تھی، کوٹ اتار کر اس نے ہینگ کیا اور بیڈ پر بیٹھ کر اس کے نکلنے کا انتظار کرنے لگا جو واش روم میں یقیناً چینج کر رہی تھی، چند لمحوں بعد سادہ سے ٹی پنک سوٹ میں ملبوس وہ برآمد ہوئی، ہاتھوں میں بھاری بھرکم لہنگا تھا، بال کھلے تھے اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا، بڑی بڑی سیاہ آنکھوں پر بنی پلکوں کی جھالر پر پانی کا قطرہ اٹکا اسے بہت معصوم اور پاک بنا رہا تھا، چہرے پر ہلکے سے میک اپ کے اثرات، وہ افنان عدنان کو ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔

وہ نائٹ ڈریس اٹھائے اس کی سمت بڑھا، نجانے کیوں انشال اپنی جگہ سے ہل نہیں سکی۔

''اگر آپ یہاں سے سائیڈ پر ہو جائیں تو یقیناً مجھے گزرنے میں آسانی ہو گی۔'' طنزیہ لہجے میں کہتا وہ اسے ہوش میں لے آیا، وہ تیزی سے نکلی اسی لمحے افنان نے گھس کر دروازہ دوبارہ مقفل کیا، وہ فریش ہو کر آیا تو پورا بیڈ خالی پڑا تھا، افنان نے اسٹڈی میں دیکھا تو کمرے سے ملحقہ اسٹڈی روم میں وہ صوفہ کم بیڈ پر لیٹی تھی، افنان نے بے ساختہ اطمینان کا سانس لیا وہ اس کی ناپسندیدگی سے واقف تھی اسی لئے کم سے کم اس کا سامنا کرنا چاہتی تھی، افنان کو یک گونہ سکون محسوس ہوا، وہ اس کے لئے ایک بوجھ سے زیادہ اور کچھ نہیں تھی، مزید کچھ بھی سوچے بغیر وہ بیڈ پر دراز ہو گیا، کچھ ہی دیر بعد گہری نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

☆☆☆

اگلی صبح پشوار اور احمد حسن آ کر اسے اپنے ساتھ لے گئے۔

''فکر مت کرنا میں اور افنان جلد آپ کو لینے آئیں گے۔'' مما جان نے اس سے ملتے ہوئے کان میں سرگوشی کی تو وہ ہولے سے مسکرا دی۔

''چھوٹی مما پلیز بھابھی کو لے آئیں، ہمارے ایگزامز سر پر ہیں۔'' منان نے پریشانی سے منہ بسورا۔

''کیوں ایگزامز میں وہ تمہاری کیا ہیلپ کریں گی۔'' اخبار تہہ لگا کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے افنان نے اچنبھے سے پوچھا۔

''بیٹے انشال نے ان کی اکیڈمی چھڑوا دی ہے شمائل اور روحیل کو انگلش جبکہ منان کو میتھ کرواتی ہے، باقی سبجیکٹ میں بھی ہیلپ کروا دیتی ہے۔'' جواب چھوٹی مما نے دیا تھا۔

شمائل، منان اور حنان بی ایس سی میتھس کر

رہے تھے، شمائل کی انگلش سے جان جاتی تھی ہمیشہ پاسنگ مارکس ہی لیتی، ان کی ذمہ داری انشال نے لی تھی اور وہ بہت پرکشش انداز میں انہیں پڑھاتی۔

''بھائی پلیز بھابھی کو لے آئیں We need her۔'' منان نے التجاء کی۔

''بھابھی نہ ہوتی پھر بھی تو تم نے پڑھنا ہی تھا۔'' اس کی اضافی خوبی سے سر جھٹکتے ہوئے اس نے الٹا سوال کیا۔

''جو بات نہیں ہے اس کو کیوں سوچتے ہیں جو موجود ہے اس پر توجہ دیں بھائی۔'' منان شرارت سے بولا۔

''لاؤ کیا پرابلم ہے میں سمجھا دیتا ہوں۔''

''نہیں ہمیں بھابھی سے ہی پڑھنا ہے۔''

''یہ تو سازش ہوئی میرے خلاف۔'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی سمجھ لیں۔'' منان نے کندھے اچکائے۔

''مما جان!'' کچن کی طرف جاتی مما جان کو افنان نے پکارا۔

''جی بیٹے۔'' وہ پلٹیں۔

''آپ انشال کو کل لے آیئے گا، میری آج اسلام آباد کی فلائیٹ ہے آفس کا کچھ کام ہے، مجھے کچھ دن لگ جائیں گے۔'' اس نے در پردہ انکار ہی تو کیا تھا۔

''آپ آ جائیں پھر لے آئیں گے۔''

''مما جان، میں لیٹ بھی ہو سکتا ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔'' انہوں نے مزید بحث سے احتراز کیا۔

☆☆☆

''پاپا جان، آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں؟'' دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے انشال نے استفسار کیا، مما جان اور پاپا جان اسے جا کر لے آئے تھے۔

''جی بیٹا بس کچھ کام کر رہا ہوں۔''

''کیا میں آپ کی ہیلپ کر سکتی ہوں۔'' کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

''کل انیول میٹنگ ہے تو پریزنٹیشن بنا رہا ہوں، یہ کام تو افنان کا تھا لیکن آپ تو جانتی ہیں وہ اسلام آباد پھنسا ہوا ہے۔'' پاپا جان کی سرخ آنکھیں ان کی تھکاوٹ کی غماز تھیں۔

''اگر آپ کو برا نہ لگے تو پاپا جان یہ کام میں کروں۔'' اس نے احترام سے کہا۔

''آپ کر لیں گی؟'' پاپا جان کو حیرت ہوئی۔

''پاپا جان آئی ایم ایم بی اے فرام لندن۔'' اس نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

''اوہ مائی گاڈ، میں تو بھول ہی گیا۔''

''آپ مجھے بیلنس شیٹ اور اکاؤنٹس کی ڈیٹیل دے دیں میں کر لوں گی۔''

''میں ایک بات سوچ رہا تھا۔'' انہوں نے پرسوچ انداز اپنایا۔

''کیا پاپا جان۔''

''کل آپ ہی افنان کی طرف سے پریزنٹیشن دے دیں۔''

''نہیں پاپا جان، میں نہیں کر پاؤں گی۔'' وہ فوراً گھبرا اٹھی۔

''آپ کر سکتی ہیں اور میں جانتا ہوں آپ بالکل بھی پریشان نہیں ہوں گی۔''

پاپا جان نے بہت بڑی ذمہ داری اس کے ناتواں کندھوں پر ڈال دی تھی، ان کے مان بھرے اصرار پر اس نے ہتھیار ڈال دیئے، پاپا جان نے ضروری ڈیٹیل ڈسکس کرنے کے بعد وہ لیپ ٹاپ اپنے کمرے میں لے آئی، اس کی

انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں، ذہانت سے جگمگاتی سیاہ آنکھیں اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

☆☆☆

''یہ چابی آپ کے لئے۔'' پاپا جان نے کار کی چابی اسے تھما کر کہا انشال کو بے پناہ حیرت نے آن گھیرا۔

''یہ کس لئے پاپا جان؟''

''ہماری بیٹی اتنی ٹیلنٹڈ ہے ہمیں تو معلوم ہی نہیں تھا، امان جس طرح انشال نے کمپنی کی انیول رپورٹ پیش کی اور تمام شیئر ہولڈرز کو مطمئن کیا امیزنگ۔'' پاپا جان نے چھوٹی مما کو فخر سے بتایا، ان کی آنکھوں کی چمک ان کی اندرونی خوشی کا پتہ دے رہی تھی۔

''پاپا جان سب آپ کی سپورٹ اور پیار کا نتیجہ ہے ورنہ میں کچھ بھی نہیں کر پاتی۔'' سب کی توصیفی نگاہیں اس پر جمی تھیں، وہ خوامخواہ کنفیوژ ہونے لگی۔

''یہ آپ کے پاپا جان کا گفٹ ہے انشال رکھ لو۔''

''لیکن مما جان مجھے گاڑی کی ضرورت نہیں ہے۔'' انشال نے پس وپیش سے کام لیا۔

''آپ ہمیں احمد حسن نہیں سمجھتی گیا، اگر وہ آپ کو گفٹ دیتے تو آپ انکار کر دیتیں؟''

''ایسی بات نہیں ہے، آئندہ ایسا سوچئے گا بھی مت۔''

''بہت شکریہ پاپا جان۔'' اتنے بے ساختہ پیار سے اس کی آنکھیں نمی سے پر ہو گئیں بڑے پاپا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

''ایموشنل سین بعد میں Continue کریں گے پہلے ہالی ڈے ان میں ہمیں زبردست سا ڈنر کروائیں بھابھی اور اپنی ڈرائیو بھی ٹرائی کریں۔'' روحیل فوراً پہنچا اور اپنی منطق ان تک پہنچائی۔

''ٹھیک ہے لیکن پہلے بڑے پاپا سے تو پوچھ لو۔'' وہ فوراً راضی ہو گئی۔

''ہاں چلے جاؤ لیکن ارفی کو ساتھ لیتے جانا۔''

''میں اور منان بھی بڑے ہو گئے ہیں، بڑے پاپا، کوئی ہمیں کڈنیپ نہیں کرلے گا جو ارفی بھائی کا جانا ضروری ہے۔'' اپنا چھوٹا سمجھا جانا اسے سخت کھلا تھا تب منہ بنا کر بولا۔

''جیسے آپ لوگوں کی مرضی بٹ کیئر فل اباؤٹ ٹائم۔'' تایا جان آج بہت خوش تھے تب ہی اجازت بغیر کسی رکاوٹ کے مل گئی۔

''میں شائل کو بلا کر لاتا ہوں۔'' روحیل خوشی سے شائل کے کمرے کی سمت بھاگا اور پھر رات گئے وہ ڈھیر سارا وقت بتا کر واپس آئے، سب نے صحیح معنوں میں لطف اٹھایا، خوشی نور بن کر ان کے چہروں پر رقص کر رہی تھی، انشال کو عرصے بعد زندگی اپنے اندر پنپتی محسوس ہوئی تھی، اس کے لبوں پر مسکراہٹ ٹھہر گئی، وہ مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

مگر بیڈ پر دراز افنان کو گہری نیند میں مبتلا دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی۔

''آں...... یہ کب آئے۔'' اسے حیرت ہوئی، دایاں ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے بکھرے بالوں اور پرسکون خدوخال سمیت وہ ساحرا سے اپنی طرف کھینچ رہا تھا، وہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتی بناء آواز کیے اس کے بیڈ کے قریب پہنچ گئی، اس کی چوڑی پیشانی، عنابی ہونٹ، لمبی اور تیکھی ناک، گھنے آبرو، غلافی آنکھیں جو اس سے بند تھیں اسے بے حد خوبصورت بنا رہی تھیں، اس کا دل چاہا وہ اسے دیکھتی رہے اس کے نقوش چرا

لے نجانے کتنی دیر وہ اسے لگاتار دیکھتی رہی، اس کی آنکھوں میں بھی مسکان چھپی تھی۔

''نہیں یہ میرا مقام نہیں......'' ایک جھٹکے سے پلٹتے ہوئے اس نے دھیرے سے کہا، درد کے شدید احساس نے اسے ہلکان کر دیا تھا، وہ بیڈ پر آ کر ڈھے گئی، محبت کی مارا سے مار گئی۔

وہ عام تھی اس کا عام ہونا اسے شکست دے گیا، آج اس نے ایک نیا سبق پڑھا۔

''محبت کا معیار خوبصورتی ہے۔''

آنکھوں سے محبت پر ماتم ہوا، ساون جل تھل تھا محبت اپنی نارسائی پر نوحہ کناں تھی، آج انشال پر بے قدری قیامت بن کر ٹوٹی، اس نے چاروں اور نگاہیں دوڑائیں وہ تنہا تھی۔

☆☆☆

کافی عرصے سے نویرا کا پرپوزل آیا ہوا تھا، بڑے پاپا اور ارفی چھان بین میں مصروف تھے، احتشام فزکس میں ماسٹرز کر چکا تھا اور ایم فل کے لئے ابراڈ جانے کا ارادہ تھا، خاندانی ورثے میں بے شمار آبائی زمینیں تھیں اکلوتا تھا، اس لئے ابراڈ جانے سے قبل اس کے والدین بیٹے کے سر پر سہرہ سجانا چاہتے تھے۔

یہ رشتہ ہر لحاظ سے موزوں تھا، لہٰذا چٹ منگنی اور پٹ بیاہ والا کام ہوا، وائٹ پیلس میں ایک دم ہلچل مچ گئی، اتنے کم وقت میں ڈھیروں تیاریوں نے سب کو اپنی اپنی جگہ مصروف کر دیا تھا، زونیہ بھی شادی میں بھرپور شرکت کے لئے آ چکی تھی۔

افنان دیکھ رہا تھا انشال نے بڑی بہو ہونے کا بھرپور ثبوت دیا تھا، اسے تو کھانے پینے کا بھی ہوش نہیں تھا، آج مہندی کا فنکشن تھا، جو تین بجے تک جاری رہا اب سب تھکے ماندے سو رہے تھے، افنان نے بھی کمرے میں آ کر چینج کیا۔

انشال ہمیشہ کمرے میں اس کے سونے کے بعد آئی تھی اور اس کے اٹھنے سے قبل ہی بستر چھوڑ دیتی، وہ کم سے کم اس کا سامنا کرتی اور اگر غلطی سے وہ سامنے آ بھی جاتا تو اس کی طرف دیکھے بنا غائب ہو جاتی۔

تھکاوٹ اور نیند کی زیادتی سے اس کا برا حال تھا، مگر اسے انشال کا انتظار تھا جو اسے نظر انداز کرنے کے چکر میں نجانے کتنی دیر نیچے الجھی رہتی، جب وہ کافی دیر نہیں آئی تو وہ جھنجھلاتا ہوا خود ہی نیچے آ گیا، توقع کے عین مطابق وہ ملازمہ کے ساتھ کچن صاف کروا رہی تھی۔

''انشال کچھ دیر آرام کرلو، یہ کام صبح بھی ہو سکتا ہے۔'' حیرت سے اس کی آنکھیں ابل پڑیں۔

''بس تھوڑا سا کام رہ گیا، میں ابھی آتی ہوں۔'' اس نے بمشکل اپنی حیرت پر قابو پایا۔

''کھانا کھایا تم نے۔'' اسے یقین تھا وہ اپنے بارے میں لاپرواہی سے کام لے گی، جواباً وہ سر جھکا گئی۔

''ثمینہ ایک ٹرے کھانے کی سیٹ کر کے اوپر کمرے میں لے آؤ اور تم ہاتھ دھوؤ چلو میرے ساتھ۔'' پہلے ثمینہ اور پھر وہ انشال سے سختی سے مخاطب ہوا، انشال کو تو حیرت سے غش آنے والی تھی۔

''تم مجھ پر ترس کھا رہے ہو افنان عدنان، مگر میرے پاس خود سے بھاگنے کے لئے دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔'' اس کا دل کرب کے سمندر میں ڈوب گیا اور پھر اس سمندر میں آنسوؤں کی لہریں بکھرنے لگیں۔

☆☆☆

نویرا کی شادی بخیر وعافیت انجام پا گئی لیکن اس کے جانے سے بیشتر ذمہ داریاں انشال کے

کندھوں پر آ گئیں جن میں سے ایک ذمہ داری افنان کی تھی، اب تک اس کے تمام کام مما جان یا نویرا کرتی تھیں مگر مما جان کی خراب طبیعت اور نویرا کی شادی نے یہ کام اس کے حصے میں ڈال دیا تھا، بہت خاموشی سے اپنے فرائض انجام دے دیتی، اس نے خود کو ایک مشین سمجھ لیا تھا جسے افنان سے کوئی توقع تھی نہ خود کسی جذبے سے زیر ہونا چاہتا تھی۔

اپنا معاملہ اس نے قسمت پر چھوڑ دیا، وہ بہت غیر محسوس انداز میں وائٹ پیلس کے مکینوں کی ضرورت بن گئی تھی، بڑے پاپا کی کوئی ڈیل انشال سے مشورہ کیے بغیر نہیں ہوئی تھی، شمائل، منان اور روحیل کی وہ بہترین دوست اور ٹیوٹر تھی، بڑی مما، مما جان اور چھوٹی مما کے کچن کا مینو انشال تھی، ارفی کی بہن تھی، نویرا اور زونیہ کی غمگسار اور دکھ سکھ سننے والی محسن۔

اور افنان...... ہاں اس کی شاید وہ کچھ نہیں تھی، وہ چاند تھا تو انشال چکور، جو صرف اسے دیکھ کر خوش ہو سکتی تھی، وہ شمع تھی تو افنان پروانہ، اسے تو بس اس کی محبت میں جلنا تھا وہ دھرتی تھی تو افنان امبر، جو ایک دوسرے سے گہرے تعلق رکھنے کے باوجود صدیوں کے فاصلے سمیٹے ہوئے تھے، وہ دور تھا بہت دور، انشال کی رسائی سے بہت پرے۔

”دیکھو بارش کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔“ زونیہ نے اسے اندر آ کر پکارا جو ستون سے ٹیک لگائے وائٹ پیلس کو بارش کے سنگ بھیگتے دیکھ کر نجانے کیا سوچ رہی تھی۔

”ہاں سب کچھ دھل کر بہت صاف اور خوبصورت لگ رہا ہے۔“ وہ دھیمے سے مسکائی۔

”تم بھی آؤ نا باہر، بارش میں نہاتے ہیں۔“

”نہیں مجھے بجلی کی کڑک سے بہت ڈر لگتا ہے۔“

شمائل، منان، روحیل اور زونیہ بارش میں خوب بھیگ رہے تھے یہ ساون کی پہلی بارش تھی، اتنے میں شاہ میر زونیہ کو لینے آ گیا تو وہ چینج کرنے اندر چلی گئی۔

”ڈرپوک۔“ جاتے جاتے اس نے تبصرہ جھاڑا، وہ بری طرح پام کے درخت پر ٹپکتے بارش کے قطروں کو دیکھنے میں محو تھی جب بادل کی زوردار گڑگڑاہٹ نے اسے اندر تک ہلا دیا ساتھ ہی بجلی بھی چمکنے لگی تھی، اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ کب افنان اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا، وہ بے ساختہ اس سے لپٹ گئی، اس کا دل خوف کی شدت سے زوروں سے دھڑک رہا تھا اور وجود میں ہلکی سی لرزش تھی، افنان اور انشال کو ایک دوسرے قریب دیکھ کر شمائل، روحیل اور منان نے مسکراتے ہوئے شرارت سے رخ موڑ لیا، جبکہ افنان بری طرح سٹپٹایا، ایک جھٹکے سے اسے خود سے الگ کیا۔

وہ دھاڑا۔

”اس ڈرامہ بازی کا کیا مقصد ہے؟“ اس کے خوف کو اس نے ڈرامہ بازی سے تعبیر کیا، انشال ششدر رہ گئی۔

”مجھے بجلی سے......“ آنسوؤں کی شدت سے اس کی آواز رندھ گئی تو وہ جملہ ادھورا چھوڑ گئی۔

”اوہ تو پھر کمرے میں جا کر بیٹھو یہاں کیا رومینٹک سین شوٹ کروانے کے لئے کھڑی ہو۔“ وہ بھنایا، جبکہ اس کی بات پر انشال آب آب ہو گئی، اس سے اپنے قدموں پر کھڑے ہونا دشوار تھا، وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے نکل گئی، جبکہ شمائل اور منان کی شرارتی مسکراہٹ اسے کتنی ہی دیر سلگاتی رہی۔

☆☆☆

دن جس قدر نکھرا نکھرا اور شفاف تھا، شب اتنی ہی شدید طوفانی اور ہولناک تھی، آسمان کی سیاہ چادر پر سرمئی بادل منڈلاتے پھر رہے تھے، ہواؤں کے پر زور تھپڑے فضاؤں میں اترتے درختوں سے ٹکراتے سرسراہٹ پیدا کر رہے تھے، بادلوں کی چنگھاڑ رات کی وحشتوں اور سناٹوں کو چیر کر ارتعاش برپا کر رہی تھی اس پر پر ہول تاریکی میں بجلی کی چمکتی لکیریں۔

موسم کے خطرناک تیوروں نے ہر ذی نفس کو گھر کی دہلیز تک محدود کر دیا تھا، اس پر ارفی اور افنان کی غیر موجودگی نے وائٹ پیلس کے مکینوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا، موسم کی خرابی کے سبب نیٹ ورک بھی نہیں آ رہا تھا۔

انشال سب کو تسلی و تشفی دینے کی کوشش کر رہی تھی اندر سے وہ خود نڈھال ہو چکی تھی، ہوا کا زوردار جھکڑ جب گزرتا تو گماں ہوتا جیسے درختوں کو زمین کے سینے سے چیر کر نکال دے گا، مما جان کا دل بری طرح ہول اٹھتا۔

ڈیڑھ گھنٹے کے جان لیوا انتظار کے بعد وہ دونوں گھر واپس آئے۔

”پتہ ہے موسم خراب ہے پھر باہر جانے کی ضرورت کیا تھی۔“ چھوٹی مما نے ارفی کا کان پکڑ کر لتاڑا۔

”چھوٹی ماما بارش بہت تیز تھی اس لئے ہم کیفے میں رک گئے، نیٹ ورک نہیں آ رہا تھا اس لئے آپ کو انفارم بھی نہیں کر سکے۔“ ان کی پریشانی سمجھتے ہوئے افنان نے رسان سے جواب دیا۔

”چلو خدا کا شکر ہے آپ بخیر و عافیت ہیں، پہلے ہی رات کافی بیت چکی ہے، سب لوگ اپنے کمروں میں جاؤ اور آرام کرو۔“

بڑی مما نے محفل برخاست کرنے کا عندیہ سنایا تو تمام جملہ افراد چلے گئے، افنان نے انشال کی تلاش میں نگاہیں دوڑائیں مگر وہ کہیں نہیں تھی، جب گاڑی گیٹ سے داخل ہوئی تب اس نے ہیڈ لائٹس کی روشنی میں اسے ٹیرس پر ٹہلتے دیکھا تھا، وہ یقیناً کمرے میں تھی۔

سوچتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا اس نے شوز اتار کر ریک میں رکھے وہ پلٹ کر بیڈ کے قریب آئے تو وہ جائے نماز بچھائے نماز پڑھنے میں مصروف تھی، افنان نجانے کیوں اسے دیکھے گیا، انشال کی اس کی جانب پشت تھی وہ بہت خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھ رہی تھی۔

”تم اس وقت کون سی نماز پڑھ رہی ہو؟“ وہ پلٹی تو افنان نے پوچھا۔

”شکرانے کے نفل پڑھ رہی تھی۔“

”کس لئے۔“ وہ اچنبھے سے مڑا۔

”آپ بخیر و عافیت لوٹ آئے اس لئے۔“ اس نے سادگی سے بتایا، وہ حیران ہوا۔

”تو صبح پڑھ لیتی۔“ پنچ دوپٹے کے ہالے میں مقید اس کے پاکیزہ چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

”جب اللہ تعالیٰ اپنا کرم کرنے میں دیر نہیں کرتا تو ہم اس کا شکر کرنے میں کیوں دیر کریں۔“ اس کے لہجے میں سچائی اور یقین تھا۔

”تم اچھی ہو انشال، لیکن مجھے تم سے نفرت کیوں محسوس ہوتی ہے۔“ اسے دیکھتے ہوئے اس نے سوچا۔

”کیونکہ آپ کا محبت کا معیار انشال احمد نہیں، کچھ اور ہے اور اس کے ساتھ مشال احمد کے تلخ رویوں کا لیبل بھی تو لگا ہے۔“ اس کے ضمیر اس کی سوچ کو ڈی کوڈ کیا۔

”میرے لئے اس قسم کا تردد کرنے کی

ضرورت نہیں، اپنی فکر کرنے کا حق میں نے تمہیں نہیں دیا۔'' اپنے خول میں سمٹتے ہوئے وہ درشتی سے بولا۔

افنان نے لائٹ آف کر دی، جس کا مطلب تھا وہ یہاں سے جائے، وہ خاموشی سے پلٹ گئی، گلاس ونڈو سے جھانکتا ہولناک سناٹا اور گڑگڑاتی بجلی انشال کو لرزانے کے لئے کافی تھے، وہ زندگی میں پہلی بار بادلوں کی گڑگڑاہٹ کے ساتھ تنہا سفر کر رہی تھی، خوف، بے بسی، رہانت اور وحشتیں سب مل کر اسے رلا رہی تھیں، خوف کی شدت سے وہ کانپ رہی تھی اس نے تکیہ سینے میں بھینچا ہوا تھا۔

ایک بار اس کا دل چاہا کہ افنان کے پاس چلی جائے لیکن دوسرے ہی پل اس نے اپنا خیال جھٹک دیا، کیا معلوم وہ پھر اس عمل کو ڈرامہ بازی سے مشروط کرتا، اس پر الزام دھر دیتا کہ وہ اس کے قریب آنے کے بہانے ڈھونڈتی ہے، بہر حال وہ اپنے انا کے پندار کو زخمی نہیں کر سکتی تھی۔

''مر جاؤں گی مگر تمہاری پناہوں میں کبھی نہیں آؤں گی۔'' اس نے خود سے عہد کیا، مگر نیند تو روٹھی ہوئی تھی۔

☆☆☆

صبح اسے جلدی آفس کے لئے نکلنا تھا لہٰذا وہ بہ عجلت تیار ہوا اور بغیر ناشتے کیے چلا گیا، بڑی مما نے دیوار گیر گھڑی پر نگاہ دوڑائی ساڑھے دس ہو رہے تھے اور انشال ابھی تک نیچے نہیں آئی تھی، وہ تو فجر کی نماز کی ادائیگی کے فوراً بعد بڑی مما اور بڑے پاپا کا ناشتہ تیار کرتی تھی، انہیں تفکر نے آن گھیرا۔

''طاہرہ!'' انہوں نے مما جان کو پکارا۔

''جی بھابھی۔''

''انشال ابھی تک نیچے نہیں آئی۔''

''بھابھی جان، رات کو لیٹ سوئی ہو گی [illegible] لئے ابھی تک بیدار نہیں ہوئی۔'' مما جان [illegible] انہیں مطمئن کرنا چاہا۔

''پھر بھی طاہرہ، جاؤ پتہ کر کے آؤ، مجھے [illegible] بہت فکر ہو رہی ہے۔'' بڑی مما نے تفکرات [illegible] زیر اثر کہا۔

''ٹھیک ہے میں دیکھ آتی ہوں۔'' اسٹ[illegible] روم میں اسے صوفہ کم بیڈ پر آڑھی ترچھی لیٹتے د[illegible] کر مما جان کی جان ہوا ہو گئی، انہوں نے آ[illegible] بڑھ کر اسے سیدھا کیا، گندم کی بالیوں سی رنگ[illegible] بخار کی شدت سے سرخ پڑ چکی تھی۔

''پانی۔'' اس نے صرف لب ہلا[illegible] نقاہت اور کمزوری سے اس کی آواز بھی نہیں نک[illegible] رہی تھی گزشتہ شب کا خوف اسے شدید بخار م[illegible] مبتلا کر گیا۔

اس کا وجود ہولے ہولے کانپ رہا تھا، [illegible] جان نے فوراً گلاس اس کے لبوں سے لگایا، [illegible] گھونٹ پی کر وہ بے دم ہو کر پھر گر گئی۔

''تم سب کا دھیان رکھو میری بچی اور تمہیں [illegible] کوئی ایک لمحے کے لئے بھی نہ پوچھے میں [illegible] آپ کے ساتھ بہت ناانصافی کی۔'' اسے کمر[illegible] سے الگ، افنان سے دور یہاں اسٹڈی میں [illegible] پڑے دیکھ کر مما جان کو ان کے رشتے میں پڑی [illegible] دراڑیں سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی، آنسو بے ساخت[illegible] ان کے عارض بھگو گئے۔

پھر مما جان نے ارتھی کو فون کر کے بلایا او[illegible] وہ دونوں اسے قریبی کلینک میں لے گئے۔

''اب کیسا محسوس کر رہی ہو انشال۔'' ارتھی [illegible] نے اسے نگاہیں وا کرتے دیکھا تو فوراً پوچھا جوا[illegible] اس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

''افنان آفس چلا گیا حیرت ہے مجھے ا[illegible]

معلوم نہیں تھا بچی اس قدر بخار میں پھنک رہی ہے۔'' بڑی مما کی افنان پر غصہ آیا۔

رات گئے اس کی طبیعت قدرے سنبھل چکی تھی مگر نقاہت اسے اٹھنے نہیں دے رہی تھی، منان، روحیل اور شمائل سائے کی طرح اس کے ساتھ تھے مما جان اس کا بھرپور خیال رکھ رہی تھیں۔

وہ گھر پہنچا تو انشال کی علالت کی خبر ملی، مگر یہ کیا ہمیشہ اس کا انتظار کرنے کے بعد سونے والی مما جان آج سر شام ہی کمرے میں بند ہو گئیں، وہ ان سے ملنے کمرے میں گیا تب بھی خاموشی کا قفل ان کے لبوں پر لگا تھا وہ اس سے شدید ناراض تھیں اس کا اظہار ان کا ہر ہر انداز ظاہر کر رہا تھا، وجہ انشال تھی۔

اس کے غصے کا گراف نا چاہتے ہوئے بھی بلند ہو گیا تھا، کمرے میں منان روحیل اور شمائل کے درمیان گھری وہ کسی بات پر مسکرا رہی تھی افنان کا دل چاہا تھا کہ وہ اس کی مسکراہٹ نوچ لے۔

''اوکے بھابھی، بھائی آ گئے ہیں، اب وہ آپ کا خیال رکھ لیں گے ہم چلتے ہیں۔'' اسے آتا دیکھ کر منان شرارت سے بولا، جب کہ باقی دونوں کی کھی کھی اسٹارٹ ہو چکی تھی۔

''منان، میں کسی بھی فضول بات کے موڈ میں نہیں ہوں۔'' اس نے سنجیدگی سے کہا۔

''اب چلو بھی بھیا نے بھابھی کی خیریت بھی تو دریافت کرنی ہے۔'' شمائل کی سرگوشی اس قدر بلند تھی کہ وہ بخوبی سن سکتا تھا۔

''بالکل ٹھیک اور یہ کام آپ کی موجودگی میں تو بالکل نہیں ہو سکتا اس لئے گڈ نائٹ۔'' مسکراہٹ بے ساختہ اس کے لبوں کے کٹاؤ میں مچل اٹھی، شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ تینوں پلٹ گئے، افنان نے کمرہ لاک کیا اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا، انشال فوراً سمٹ کر بیٹھ گئی، نظریں جھکائے وہ اس کے بولنے کی منتظر تھی۔

''مما جان سے آپ نے میری کیا شکایت لگائی ہے۔'' اس کا حال چال پوچھنے کی بجائے وہ باز پرس کر رہا تھا اس کا دل کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا، درد کے احساس سے وہ زرد پڑ گئی۔

''کیا مطلب۔'' وہ الجھی۔

''کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تم بہت مظلوم ہو، ظلم و بربیت کا ہر طوفان میں نے تمہارے وجود پر توڑ دیا ہے بہت معصوم ہو، کس چیز کا بدلہ لے رہی ہو تم۔'' دھیمی مگر تلخ آواز میں وہ غرایا۔

''میں نے مما جان سے کچھ نہیں کہا۔'' اس کے جارحانہ تیوروں سے وہ خوفزدہ ہو گئی۔

''وبال جان ہو تم، جس دن سے میری زندگی میں آئی ہو سکون چھین لیا ہے میرا۔'' اس کی آنکھوں میں شعلے لپک رہے تھے مما جان کی ناراضگی سے زیادہ اس ناراضگی کا سبب اسے تکلیف دے رہا تھا اپنے بیٹے پر وہ اس لڑکی کو فوقیت دے رہی تھیں اس نے گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا تھا۔

انشال کمبل ہٹا کر بیڈ سے اٹھی ایک دم اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، اس نے خود کو گرنے سے بچانے کے لئے بے ساختہ بیڈ کا کونا تھاما۔

''کہاں جا رہی ہو تم؟'' پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا۔

''اسٹڈی میں۔'' وہ منمنائی۔

''رہنے دو، ادھر ہی لیٹ جاؤ۔'' اس کی طبیعت خرابی کے پیش نظر وہ دھیمی آواز میں بولا۔

''نہیں میں وہاں زیادہ کمفرٹیبل محسوس کروں گی، مجھ پر ترس کھانے کی ضرورت نہیں

ہے میں کسی سے کوئی شکایت نہیں کروں گی۔" اس نے ٹکڑا توڑ انکار کیا، اس کے انکار پر افنان کو سر پر لگی اور تلوؤں بجھی، ہاتھ میں پکڑا گلاس اس نے پوری شدت سے دیوار میں دے مارا، چھناکے کی زور دار آواز پیدا کرتے ہوئے گلاس ان گنت ٹکڑوں میں بٹ کر زمین بوس ہو گیا، انشال دہل کر دیوار سے لگ گئی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے مجھے مما جان کا خوف ہے اس لئے میں ہمدردی دکھا رہا ہوں یا بہت تڑپ رہا ہوں تمہیں چھونے کے لئے یا تم مجھ پر، کیا سوچی ہو تم اس طرح تمہارے یہ ناٹک مجھے متاثر کر دیں، یہ ناٹک مجھ پر رتی برابر بھی اثر نہیں کریں گے سازشی لڑکی۔" آنکھوں میں تنفر بھر کر لبوں سے شعلے برسائے۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی، یہ سب آپ کے دماغ کا فتور ہے۔" اس کی غلط فہمیاں اسے فق کر گئیں مگر وہ خاموش نہیں رہ سکی۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے اور پھر کبھی مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔" سر ہاتھوں پر گرا کر وہ حلق کے بل دھاڑا۔

"سنا نہیں تم نے۔" اسے وہیں کھڑا دیکھ کر اس نے بلند آواز میں کہا، وہ ننگے پاؤں کھڑی تھی راہ میں گلاس کے ڈھیروں ٹکڑے حائل تھے اس نے قدم بڑھایا کانچ کا نوکیلا ٹکڑا اس کے نازک پیر میں گھس گیا زوردار چیخ اس کے حلق سے برآمد ہوئی۔

پہلے ہی کمزوری سے اس کا بدن کانپ رہا تھا اس پر یہ زخم وہ بے دم ہو کر گرنے کو تھی جب افنان نے اسے بازوؤں میں بھر لیا، خون بڑی تیزی سے کارپٹ کی سطح کو سرخ کرتا جا رہا تھا، افنان نے اسے بیڈ پر بٹھایا، وہ تڑپ کر اس کے حصار سے نکلی، اس کے رونے میں شدت آئی وہ زور و شور سے رونے لگی اس نے اپنے آ چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی، افنان نے اس پیر کا جائزہ لیا۔

کانچ اندر تک گھسا ہوا تھا، اس نے کھینچ ٹکڑا نکالا، درد کی شدید لہر اس کے پورے وج میں سرایت کر گئی، افنان نے فرسٹ ایڈ باک نکالا، وہ اس کے پیر کی ڈریسنگ کرنے کا ارا رکھتا تھا مگر اس نے پیر کھینچ لیا۔

"میں خود کر لوں گی کوئی ضرورت نہیں مجھ پر یہ احسان کرنے کی۔" یہ اس کا احتجاج ہی تھا، جواباً اس نے تنبیہی نگاہوں سے اسے گھورا اور پاؤں پکڑ کر زخم پائیوڈین سے صاف کرنے ل اس کے انداز میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ وہ مزید مزاحمت نہیں کر سکی، وہ اس کی ڈریسنگ کر رہا تھا اور وہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی، وہ اس کی خود پر توجہ محسوس کر سکتا تھا مگر وہ انجان بنا مصروف رہا۔

"تمہاری جگہ کوئی بھی ہوتا تو اس حالت میں، میں اس کا اتنا ہی خیال کرتا اس لئے کسی بھی غلط فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔" اسے لٹا کر کمبل درست کیا اور عام سے لہجے میں بولا۔

"افنان۔" وہ مڑا تو اس نے پکارا۔

"ہوں۔"

"لائٹ آف کر دیں۔" اس نے کہا اور بازو آنکھوں پر رکھ لیا۔

"عجیب سائیکی کیس ہے۔" لائٹ آف کرتے ہوئے اس نے انشال کی مسکراہٹ پر تبصرہ کیا اور خود صوفے پر آ کر لیٹ گیا۔

☆☆☆

مما جان کو انشال کے ساتھ ہوئی نا انصافی ہر لمحہ نادم رکھتی، انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ افنان سے کبھی اس موضوع پر بات نہیں کریں گی ہر لمحہ کی ٹینشن نے انہوں کو بلڈ پریشر کے عارضے

میں مبتلا کر دیا تھا۔

"مما جان آپ نے دوائی ابھی تک نہیں لی، آپ اپنا بالکل دھیان نہیں رکھتیں۔"

وہ انہیں محبت بھری ڈانٹ پلا رہی تھی اور مما جان اس کا جائزہ لے رہی تھیں، خود سے بے گانہ بکھری سی حالت، آنکھوں میں کاجل نہ ہونٹوں پر رنگ، اداس اور مغموم، ہونٹوں کی مسکراہٹ تو آنکھوں میں ہلکورے لیتی ویرانی کی نفی کرتی تھی۔

وہ اسے دیکھتیں تو انہیں کائنات کے رنگ اس چہرے پر سمٹے نظر آتے، اب وہ رنگ مدہم پڑتے دکھائی دے رہے تھے، مما جان نے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھالیا۔

وہ اس گھر کی بیٹی تھی ملازمہ نہیں، اگر اس خاندان کو سنبھالنا اس کا فرض تھا تو اسے بیٹی اور بہو کے علاوہ بیوی کے حقوق ملنا بھی اس کا حق تھا، ان لوگوں کی خوشی کے لئے وہ خود کو بھول چکی تھی یا شاید افنان کی بے اعتنائی اور نصیب کی ناقدری اسے احساسات سے دور لے گئی۔

"انشال!" انہوں نے دھیرے سے اسے پکارا۔

"جی مما جان۔"

"میں نے آپ کے ساتھ زیادتی کی ہے، آپ کو بھرے پرے خاندان کے ہونے کے باوجود تنہائیوں کے سپرد کیا ہے اب اس کا ازالہ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔" اس کی آنکھوں میں جھانک کر وہ مضبوط ارادوں سے بولیں۔

"ایسا کچھ نہیں، آپ خود کو پریشان مت کریں۔" انداز سرسری تھا۔

"حقیقت سے نظریں چرانے سے کام نہیں چلے گا، آپ کو حقائق کا سامنا کرنا ہو گا۔"

"کیسی حقیقت مما جان، اب کچھ حقیقت کچھ فسانہ نہیں لگتا، سب بے تاثر اور زندگی کی سانسوں پر بوجھ لگتا ہے۔" وہ تھک گئی تھی اس نے اعتراف کیا اور مما جان کی گود میں سما گئی۔

"جب آپ کو پیار کے بدلے پیار نہ ملے تو چاہت کی چاہ چھوڑ دینی چاہیے میرے بچے۔"

"کیا مطلب؟" اس نے الجھ کر سر اٹھایا۔

"افنان آپ کو قبول کرنے پر تیار نہیں، میں آپ کی مزید حق تلفی برداشت نہیں کر سکتی، اس مسئلے کا حل آپ کی علیحدگی ہے۔" انہوں نے اس پر بم پھوڑا، اسے چاروں اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"مما جان...... الگ ہو جاؤں۔" وہ بے یقین نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"ایسا مت کہیں مما جان آپ کا ساتھ میرے لئے چلچلاتی دھوپ میں گھنی چھاؤں سا ہے مجھے اپنی چھاؤں سے محروم نہ کریں۔" ان کا ہاتھ تھام کر وہ سسکی۔

"میرے سہارے پوری زندگی نہیں کٹے گی انشال، ڈیڑھ سال میں افنان آپ کو نہیں اپنا پایا تو مستقبل میں بھی ایسا نہیں ہو گا بہتری اسی میں ہے۔"

"مما جان مجھے آپ سے محبت ہے وائٹ پیلس کے در و دیوار سے انسیت ہے، مجھے شمائل کو پڑھانا اچھا لگتا ہے منان اور روحیل سے ہنسنا بولنا اچھا لگتا ہے، نویرا اور زوینہ آپی کے دکھ سکھ سننا اچھا لگتا ہے، بڑے پاپا اور پاپا جان کے ساتھ بزنس ڈسکس کرنا اچھا لگتا ہے، ارفی کی پسند کی ڈشنز بنانا اچھا لگتا ہے، میں ان رشتوں کے سہارے زندگی گزار لوں گی۔" وہ تڑپ کر بولی۔

"یہ سب رشتے اور ان کی محبت مل کر افنان کی محبت کا نعم البدل نہیں ہو سکتی، میں ہمیشہ نہیں رہوں گی انشال میری بات مان لیں، اسی میں آپ کی بقاء ہے۔"

وہ اپنے فیصلے پر اٹل تھیں، انشال نے مزید احتجاج نہیں کیا، جب کوئی خود ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکال دے تو کہنے سننے کی حدیں دم توڑ جاتی ہیں، اس نے آنسو رگڑے اور لڑکھڑاتے ہوئے کمرے کی سرحد عبور کر گئی۔

☆☆☆

"بھابھی پلیز میری شرٹ استری کریں۔" منان تیزی سے چلتا آیا شرٹ اسے تھمائی اور پلٹ گیا، انشال نے انکار نہیں کیا سست روی سے چلتی استری اسٹینڈ تک چلی گئی، اس کا زخم ابھی بھی گہرا تھا وہ لنگڑا کر چل رہی تھی آج سنڈے تھا، تمام جملہ افراد گھر پہ ہی موجود تھے اور ہر ایک کو انشال چاہیے تھی۔

"بھابھی سر میں بہت درد ہے ایک ٹیبلٹ اور اسٹرانگ سی چائے ذرا جلدی۔" صوفے پر دھپ سے بیٹھتے ہوئے شائل نے ہدایت جاری کی، افنان پہلو بدل کر رہ گیا یہ قریب ہی تو دراز میں گولی پڑی تھی شائل اتنا سا کام خود نہیں کر سکتی تھی۔

"بھابھی آپ نے میرے کپڑے لانڈری نہیں بھیجے سب ویسے ہی پڑے ہیں اب میں کیا پہنوں۔" روحیل منہ بسورے اس کے سر پر کھڑا تھا۔

"لانڈری مین آیا ہی نہیں تو کسے دیتی، لاؤ مجھے دو میں دھو دیتی ہوں، اسپنر میں ڈال دوں گی ابھی خشک ہو جائیں گے۔" اس سے کپڑے پکڑ کر وہ لابی میں گم ہو گئی۔

ہر ایک کام نمٹاتے نمٹاتے وہ دوپہر کا کھانا بھی ساتھ ساتھ تیار کرتی جا رہی تھی۔

"انشال دو چار ڈشز زیادہ بنا لیں میرے کچھ دوست آ رہے ہیں۔" ارحمٰی نے کہا تو وہ الٹے قدموں کچن میں گھس گئی، افنان کو گھر رہنا عذاب لگ رہا تھا، اس کے گھر والوں نے جانوروں کی طرح اس پر کام لاد ہوا تھا، اسے حیرت ہو رہی تھی وہ ایسے بے حس تو نہ تھے۔

"ارحمٰی انشال اکیلی یہ سب کیسے کرے گی تم ہوٹل سے کچھ منگوا لو۔" بالآخر اس کا ضبط چھلک ہی گیا۔

"کیا ہو گیا ہے افنان، وہ یہ سب پہلی بار تھوڑی کر رہی ہے یہ تو اس کی روز کی روٹین ہے وہ نہیں تھکے گی، تمہیں شاید پہلی بار نظر آ رہا ہے۔" ارحمٰی نے طنز میں ڈوبے لہجے میں کہا۔

اور اپنے گھر والوں کی بے حسی پر اسے جی بھر کر غصہ آیا وہ جلتا کڑھتا کمرے میں گھس گیا۔

"یہ کیا کیا آپ نے انشال، بریانی پر گھی کا تڑکا لگا دیا، ارحمٰی یہ بریانی نہیں کھاتا آپ کے بڑے پاپا کو کریلے گوشت سے سخت الرجک ہے ان کی طبیعت کا بھی خیال نہیں کیا آپ نے، آپ اس گھر کے لوگوں کے مزاج سے واقف نہیں ہیں، پلیز ہر کام میں مداخلت مت کیا کریں، جائیں اب یہاں سے سب کچھ مجھے دوبارہ کرنا پڑے گا۔" مما جان نہایت درشتی سے کہتے ہوئے چمچ اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔

"امان (چھوٹی مما) میری مدد کرو جلدی سے کچھ اور بنا لیتے ہیں۔" اسے یکسر نظر انداز کیے وہ دوبارہ کام میں مصروف ہو گئیں، مما جان کا گزشتہ تین دن سے یہی رویہ تھا اس کے ہر کام میں اسے کیڑے نظر آتے، افنان کسی کام سے جا رہا تھا مما جان کی بلند آواز سن کر وہیں سے کچن میں پلٹ آیا، جہاں انشال کو زبردست ڈانٹ پلائی جا رہی تھی، وہ لب کاٹتے ہوئے چپ چاپ سن رہی تھی، افنان بری طرح تلملایا، وہ تیزی سے افنان کی سائیڈ سے نکلتی چلی گئی۔

"مما جان۔"

"میں اس وقت بہت مصروف ہوں تمہاری بیوی نے جو کام بگاڑے ہیں انہیں ٹھیک کرنے میں ٹائم لگے گا۔" انہوں نے دیکھے بغیر مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

"میری بیوی کو آپ ہی بیاہ کر لائی ہیں۔" وہ غصے سے بولا۔

"تو یہ ڈانٹ بھی میں نے ہی اسے پلائی ہے، تمہیں کیا تکلیف ہے۔" مما جان اسے بخشنے کے موڈ میں نہ تھیں۔

"مما جان آپ کو کیا ہو گیا ہے، ایک دم سے وہ آپ کو اتنی بری کیوں لگنے لگی ہے۔"

"میں کسی بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔" مما جان نے ٹکا سا جواب دیا، تو جلتا بھنتا چیزوں کو ٹھوکریں مارتا پلٹ گیا، چھوٹی مما اور مما جان نے ذومعنی انداز میں ایک دوسرے کو دیکھا۔

☆☆☆

مما جان کے حکم کی تعمیل ہو گئی، انشال خاموشی سے وائٹ پیلس کے در و دیوار کو الوداع کہہ گئی، شاید یہی بہتر تھا کل کو سب لوگ اپنی اپنی جگہ سیٹل ہو جاتے تو انشال کی کیا وقعت رہ جاتی، اس کا شوہر اس کی حیثیت ماننے سے انکاری تھا تو پھر اپنے حقوق کس سے منواتی۔

ٹیرس پہ کھڑے اپنے گھر کے لان کو دیکھتے ہوئے اسے وائٹ پیلس کے اطراف میں بکھرا ہرا بھرا منظر یاد آ گیا۔

"انشال اندر آ جاؤ بیٹا سردی بڑھ رہی ہے۔" پشوار نے اسے پکارا، دسمبر کی خنک اور اداس شاموں کی تلخی اس کے اندر کہیں گھل گئی۔

"انشال اتنی اداس کیوں رہتی ہو میری جان۔" اس کے چہرے کی ویرانی اور سناٹا دیکھ کر ان کا دل کٹ گیا۔

"مما بچپن میں آپ نے مجھے ماموں کے پاس بھیج دیا جب مجھے آپ کے پیار اور پرورش کی ضرورت تھی بڑی ہوئی تو واپس بلا لیا جب ماموں اور ممانی جی کو اپنانا سیکھ لیا، میری مرضی کے بغیر شادی طے کر دی اور اس نے عین شادی کے دن مجھے ٹھکرا دیا، پھر اپنی عزت بچانے کے لئے مجھے ایک اور شخص کی بھینٹ چڑھا دیا، ایسا انسان جس کے خیالات خواب اور زندگی کے اصول مجھے اس میں مدغم ہونے کی اجازت نہیں دیتے، سب اپنی اپنی جگہ صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں کوئی مجھ سے میری مرضی کیوں نہیں پوچھتا، میں بھی انسان ہوں، تلخ رویے مجھے دکھ دیتے ہیں، محبت کی چاہ کے احساسات میرے دل میں مچل اٹھتے ہیں مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے میرے بھی آنسو بہتے ہیں، میری برداشت سے بڑھ کر مجھے اذیت مت دیں۔" وہ پھٹ پڑی تھی جب لفظ دبا دبا کر سینے میں لاوا بن جائیں تو وہ یونہی ایک دن پھوٹ بہتے ہیں۔

"انشال میری بچی۔" پشوار نے فوراً تڑپ کر اس بکھری لڑکی کو خود میں سمیٹا۔

"مجھ سے اور امتحان مت لیجئے گا مما، مجھے وہاں جانے پر مجبور مت کیجئے گا، میری ذات کو مزید ارزاں نہ کیجئے گا۔" روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

"انشال ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا، افنان کے ساتھ بیاہ کر میں تو مطمئن ہو گئی کہ طاہرہ کے بیٹے پر مجھے کامل بھروسہ تھا، میں نہیں جانتی تھی وہ میری بیٹی کا یہ حال کرے گا۔"

"اس میں ان کی کوئی غلطی نہیں مما، آپ انہیں موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتیں، جب کوئی چیز یا فیصلہ زبردستی کسی کے سر تھوپ دیا جائے تو وہ بوجھ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا۔" اس نے صاف گوئی سے کہا۔

"میں افنان سے بات کرتی ہوں۔"

"اب مجھے اور ذلیل مت کریں کیا کہیں گی اسے، میری بیٹی کو لے جاؤ، پلیز اب اور نہیں۔" وہ آنسو رگڑتے ہوئے تلخی سے بولی۔

"او کے نہیں کرتی، ریلیکس، فریش ہو کر آؤ میں تب تک کھانا لگواتی ہوں۔" اسے برہم دیکھ کر پشوار نے بات پلٹی تو وہ بھی سر ہلاتی کمرے سے ملحقہ واش روم میں گھس گئی۔

☆☆☆

"شمائل میری شرٹ کا بٹن لگا دو۔" افنان نے شرٹ اسے تھمائی۔

"بھائی مجھے نہیں آتا لگانا۔" وہ صاف مکر گئی۔

"تمہیں اتنا سا کام نہیں آتا۔" اسے حیرت ہوئی۔

"پہلے زونیہ اور نویرا آپی کچھ نہیں کرنے دیتی تھیں اب انشال بھابھی۔" اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔

"تینوں نے مل کر بگاڑا ہے تمہیں۔" وہ زیر لب بڑبڑایا۔

"انشال کدھر ہے۔" اس نے ادھر ادھر نگاہیں دوڑا کر پوچھا۔

"بھابھی تو اپنے گھر چلی گئیں۔" سرپرائز اس کا منتظر تھا۔

"میں نے کہا نا آج کے بعد میں انشال کا ذکر نہ سنوں۔" پیچھے سے مما جان نے سخت لہجے میں تنبیہ کی وہ نجانے کب لاؤنج میں آئی تھیں۔

"کیا مطلب مما جان؟" وہ الجھ کر ان کی سمت بڑھا۔

"بیٹے میں نے انہیں ہمیشہ کے لئے وائٹ پیلس سے رخصت کر دیا ہے، اب آپ کو اور ہمیں اضافی بوجھ نہیں اٹھانا پڑے گا۔" مما جان نے رسانیت سے جواب دیا، وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس خبر پر خوش ہوا یا پریشان مگر اسے چپ ضرور لگ گئی تھی۔

"جو فرائض وہ یہاں سر انجام دے رہی تھی، وہ تو ایک ملازمہ بھی دے سکتی ہے تو میرے خیال میں کسی کو میرے فیصلے سے اختلاف نہیں ہونا چاہیے۔" مما جان کے لہجے میں ٹھہراؤ اور سکون تھا۔

"مما جان آپ میری بیوی کو ملازمہ سے کمپیئر کر رہی ہیں۔"

"کیوں نہیں افنان، جب اپنی بیوی کو بیوی نہیں سمجھتے تو ہم کیوں اسے بہو مانیں، جب اسے اس کے حقوق نہیں دے سکتے تو ہم سے بھی کوئی ایسی توقع مت رکھیں، جب آپ اس کی انسلٹ کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں، آپ کے لئے وہ غیر اہم ہیں تو ہم سے بھی اہمیت کی امید مت رکھیئے گا، بیٹے آپ کی خوشیاں چھین کر میں نے بہت بڑی غلطی کی، اب وہ آپ کو لوٹانا چاہتی ہوں، انشال آپ کی خوشی نہیں ہے۔" مما جان نے اس کی اچھی خاصی کھینچائی کر ڈالی۔

"میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں افنان، آپ اسے احترام دے گے تب ہی سب اسے معتبر جانیں گے۔" لوہا گرم دیکھ کر مما جان نے مزید چوٹ کی اور اسے سوچوں میں گھرا دیکھ کر چپکے سے اسے وہیں چھوڑ گیں۔

☆☆☆

افنان سونے کے لئے لیٹا تو نجانے کیوں اس کی گرم سانسیں اسے بوجھل کرنے لگیں، اس دن جب وہ لوٹی تو افنان جاگ رہا تھا، وہ جان بوجھ کر سوتا بن گیا، اس کی محویت محسوس کر کے، وہ انجان بن گیا، وہ اس پر جھکی تو افنان کے دل میں تنفر کی ضرب لگی مگر پھر اس کے الفاظ نے اس پر

ایک اور حقیقت منکشف کی۔

"یو آر آ پرنس اینڈ یو ڈیزرو آ پرنسز۔" اس کی یاسیت کے لباس میں لپٹی بازگشت اس کے گرد گونجی، وہ بے چینی سے اٹھ بیٹھا۔

"تم نے مجھے غلط سمجھا انشال، تمہیں لگتا ہے میں رشتوں کو شکل وصورت کے لحاظ سے بانٹتا ہوں۔" وہ اٹھ کر کاریڈور میں چلا آیا۔

"نویرا تم چاہے جانے کے قابل ہو یوں اپنے ہزبینڈ سے انجان رہو گی تو کبھی نہیں لوٹیں گے انہیں اپنے ہونے کا احساس دلاؤ۔"

ایک دن اس نے نویرا سے انشال کو کہتے سنا۔

"لوگوں کو نصیحت کرنے والی خود اپنا احساس مجھے کیوں نہیں دلا سکی۔" سوچوں کے بھنور میں ڈوبتا وہ لاؤنج میں اترتی سیڑھیوں کی سمت بڑھا۔

"ہم رشتوں کو لاپرواہی سے برتتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ ریت کی طرح ہاتھ سے پھسل جاتے ہیں، افنان نے بھی اول روز سے ہی انشال سے بیر باندھ لیا، مشال کے لفظوں کی چوٹ اور اپنے ٹھکرانے کی ضربیں وہ انشال پر آزماتا رہا، اس نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں کہ اس رشتے کو انجام کی ضرورت ہے، اس نے انشال کو قبول کرنے کی کوشش بھی نہیں۔" قطرہ قطرہ رات پگھل رہی تھی اور ساتھ دھیرے دھیرے افنان عدنان بھی سلگ رہا تھا۔

وہ اس لڑکی سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن اسی کی کمی اس پر اضمحلال لے کر اتری تھی، وہ صوفے پر ٹک گیا، اپنی حالت سے بے خبر، وہ ماننا نہیں چاہتا تھا کہ انشال اس کے لئے اہم ہے وہ اس کے لئے کیونکر اہم ہو سکتی تھی وہ تو مشال کی بہن تھی اس کا حوالہ اس سے متنفر ہونے کے لئے کافی نہیں تھا، وہ خود کو الجھا رہا تھا۔

"کیوں جناب بیوی کے بغیر نیند نہیں آ رہی جو روحوں کی طرح آدھی رات کو منڈلاتے پھر رہے ہو۔" اس کے قریب ارفع بیٹھ گیا اور طنز کرنا اپنا فرض جانا۔

"پلیز اب تم بھی شروع مت ہو جانا اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔" وہ بے زاری سے بولا۔

"یار میں تو پراجیکٹ اسٹڈی کر رہا تھا اس لئے نیند سے جنگ ہے۔" ارفع نے وضاحت دی۔

"افنان...... مجھے تمہارے رویے کی سمجھ نہیں آتی۔" ارفع نے تمہید باندھی۔

"کس بارے میں؟"

"تم انشال کو کس بات کی سزا دے رہے ہو، وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔"

"اب تم بھی اس کی شان میں قصیدے پڑھنے مت بیٹھ جانا۔" وہ چڑچڑے پن سے بولا۔

"اب کوئی انسان ہو ہی اس قابل تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔" ارفع نے اسے مزید چڑایا۔

"افنان وہ کہاں غلط ہے مجھے بتاؤ۔" وہ سنجیدہ ہوا۔

"وہ غلط نہیں ہے لیکن وہ غلط ہے بھی۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔"

"وہ غلط ہے کیونکہ اس نے مجھ سے اپنا حق وصول نہیں کیا، اس نے کبھی مجھ سے میرے رویے کا سبب جاننے کی کوشش نہیں کی، میں نے سو گز کا فاصلہ بنایا تو وہ ہزار گز کے فاصلے پر چلی گئی، میں نے بات نہیں کی تو اس نے بھی ضرورت محسوس نہیں کی، میں بدگمان تھا تو اس نے کون سا صفائی دی۔"

”یعنی تم اس کی طرف سے پیش رفت کے منتظر تھے۔“ ارفی نے نتیجہ نکالا۔

”میں نے کبھی اپنے رشتے کو وقت نہیں دیا ارفی۔“ اس نے سچائی سے اعتراف کیا اور میز کی سطح کو انگلی سے کھرچنے لگا۔

”تم نے تب اس سے امیدیں وابستہ کیں، جب اسے تمہاری ضرورت تھی، ایک انسان جو اس کی زندگی سے منسوب ہونے جا رہا تھا وہ اسے بیچ منجدھار میں چھوڑ گیا اور جسے اسے سونپا گیا وہ اس سے بھی زیادہ جی دار نکلا، وہ کس قدر ذہنی اذیت میں مبتلا ہو گی تم نے کبھی یہ سوچا، بجائے اسے سنبھالنے کے تم نے اسے احساس زیاں میں مبتلا کیا ہے اور افسوس مجھے اس بات پر ہے کہ تمہیں اس پر پچھتاوا بھی نہیں۔“

”ارفی مجھے پچھتاوا نہیں، یہ تم کہہ رہے ہو، ضروری نہیں ہر بات کے لئے واویلا کیا جائے کچھ باتیں دل تک محدود ہوتی ہیں۔“ اس نے صاف دامن بچایا۔

”بعض دفعہ دل کی باتوں کو زبان دینی پڑتی ہے ورنہ وہ جدائی کے انمٹ نقوش ثبت کر جاتی ہے اظہار محبت کی شرط ہے۔“

”تم سے کس نے کہا کہ مجھے اس سے محبت ہے۔“ وہ انکاری ہوا۔

”اس لمحے نے جب اس کی فکر میں تم رات بھر جاگے، جب تم نے مما جان سے اس سے متعلق باز پرس کی، جب تم نے مجھ سے اس کے دفاع کے لئے بات کی اور یہ لمحہ جو ہم دونوں کے مابین ہے جو چیخ چیخ کر اعلان کر رہا ہے کہ افنان عدنان انشال کے بغیر ادھورا ہے۔“

”تم کچھ زیادہ ہی جذباتی نہیں ہو رہے۔“ اس کی سنجیدگی پر افنان بے ساختہ ہنس پڑا۔

”اب تم میرے ڈائیلاگز پر اپنی مسکراہٹ کا پانی پھیر کر ستیاناس مت کرنا۔“ وہ بھی ہنستے ہوئے بولا۔

”اپنے دل میں گنجائش پیدا کرو افنان، اپنی انا کو ایک طرف رکھ کر انشال کا محاسبہ کرو نتیجہ بہت شفاف اور صاف نظر آئے گا۔“ ارفی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو اس کے مسکراتے لب سمٹ گئے۔

”گڈ نائٹ۔“ اسے نظر انداز کرتا وہ پلٹ گیا ارفی کی متاسف نگاہوں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔

☆☆☆

”مما جان آپ کو پتہ ہے انشال کی لندن سکول آف اکنامکس میں لیکچرار شپ ہو گئی ہے۔“

زونیہ کی زندگی میں بیٹے کی صورت میں اضافہ ہو چکا تھا وہ آج کل وائٹ پیلس کو رونق بخش رہی تھی، افطاری کے وقت اس نے کرنٹ نیوز دی۔

”جتنی ٹیلنٹڈ ہیں بھابھی ان کے اسٹینڈرڈ کو میچ بھی یہی جاب کرتی ہے۔“ شمائل نے سچائی سے اس کی تعریف کی۔

”آپ کو کیسے پتہ چلا آپی، ادھر تو بھابھی نے سارے رابطے ختم کر رکھے ہیں۔“ روحیل کو افسوس تھا۔

”میں نے کل کال کی تھی اسے تو اس نے بتایا کافی خوش تھی۔“

خاموش بیٹھے افنان کو نظروں کے فوکس میں لاتے ہوئے وہ ذو معنی انداز میں بولی، جس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

”مما جان ہم سب بھابھی سے ان کے لندن جانے سے پہلے ملنے جانا چاہتے ہیں۔“

مما جان جو ان کی باتوں کا کوئی نوٹس نہیں لے رہی تھیں کو منان نے اچانک گفتگو میں

گھسیٹا۔

”منان خاموشی سے افطاری کریں۔“ مما جان نے اسے جھڑک دیا جس کا صاف مطلب انکار تھا۔

”سوری مما جان۔“ وہ فوراً نادم ہوا۔

افنان سمجھنے سے قاصر تھا نجانے کیوں انشال مما جان کو کانٹے کی طرح چبھنے لگی تھی۔

”ایکسکیوز می۔“

افنان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو وہ معذرت کرتا ہوا اٹھ گیا، زونیہ نے افنان کے نکلتے ہی شمائل کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور پھر سب ہی مسکرا دیئے۔

☆☆☆

آج چاند رات تھی، عید کا چاند نظر آ گیا تھا، وائٹ پیلس کے مکین زور و شور سے تیاریوں میں مصروف تھے، صد حیرت کہ کسی کو انشال کی کمی محسوس نہیں ہو رہی تھی مگر گزرتے وقت کے ساتھ اس کا دل بوجھل ہوتا جا رہا تھا۔

”بھائی آپ باہر جا رہے ہیں؟“ وہ پورچ تک آیا تو شمائل دوڑتی ہوئی اس کے پیچھے آئی۔

”ہوں۔“ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

”یہ کچھ سامان کی لسٹ ہے آتے ہوئے لیتے آیئے گا۔“ اس نے ایک چٹ اسے تھمائی تو وہ خاموشی سے گرے کرولا میں آ بیٹھا۔

گاڑی بے منزل راستوں کی سمت رواں دواں تھی، انشال احمد زندگی کی ضرورت دھڑکن بن کر اس کے دل میں بس رہی تھی، بس اقرار مشکل تھا یہ شکست قبول کرنا مشکل تھا کہ اس کے تمام خدشات غلط ثابت ہوئے۔

اس کی مردانہ انا اسے جھکنے نہیں دے رہی تھی۔

انہی سوچوں میں گھرا وہ برق رفتاری سے گاڑی چلا آ رہا جب غلط لین میں گھسنے سے وائٹ سوک سے اس کی گرے کرولا جا ٹکرائی، اس نے بروقت بریک لگائی تب بھی اس کا سر جھٹکے سے اسٹیرنگ سے ٹکرایا، درد کی ایک شدید لہر اس کا دماغ سن کر گئی مگر اگلے ہی لمحے وہ خود پر قابو پاتا گاڑی سے باہر نکلا، لمحوں میں ایک بھیڑ دونوں گاڑیوں کے گرد جمع ہو چکی تھی، دوسری طرف ایک لڑکی تھی جن کا سر کھڑکی کی طرف ڈھلکا ہوا تھا، انسانی ہمدردی کے تحت اس نے کندھے سے سیدھا کیا تو اسے ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا، وہ اور کوئی نہیں انشال احمد تھی، اس کے سر سے بہتے خون اور بند آنکھوں کو دیکھ کر اس کے حواس جھنجھنا اٹھے تھے بلا سوچے سمجھے اس نے اسے گاڑی سے نکالا اور اپنی گاڑی میں ڈالا، اس کی منزل قریبی ہسپتال تھا۔

☆☆☆

جب اسے ہوش آیا تو درد سے سر میں شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں، اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔

”کوئی پریشانی کی بات نہیں، انہیں شدید اعصابی جھٹکا لگا ہے اسی کے سبب بے ہوش ہو گئیں، آدر وائز ایوری تھنگ آز آل رائٹ۔“ ڈاکٹر رانا یوسف نے اسے تسلی دی۔

”تھینک یو ڈاکٹر۔“ افنان نے ان کا شکریہ ادا کیا تو وہ سر ہلاتے باہر نکل گئے۔

شب کا آخری پہر تھا، ہلال عید آسمان کی وسعتوں میں براجمان چمک چمک کر شب کی تاریکی کو اپنی نیلگوں اور اجلی روشنی سے منور کر رہا تھا، سیکنڈ فلور کی پہلی رو میں تیسرا کمرا ان کا تھا، پچھلے تین گھنٹے سے وہ اس کے بیدار ہونے کا انتظار کر رہا تھا، دل میں ہزاروں اظہار مچل رہے تھے مگر اس کی بے چینی سے بے خبر وہ تو بڑی پر

سکون نیند سوئی تھی۔

وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ اسے سامنے پاکر فیصلہ کرنا کتنا آسان ہوگیا تھا اسے اس ناگفتہ بہ حالت میں دیکھ کر ایسا کیوں لگا کہ وہ زندگی کی ضرورت ہے، وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا، یہ شاید اس کی نگاہوں کی حدت ہی تھی جو اسے کسمسانے پر مجبور کر گئی، اس نے دھیرے دھیرے نگاہیں وا کیں، چھت پر سیلنگ فین تھا اس نے گردن گھما کر دیکھا، دوسری طرف اس کے بیڈ کے بالکل پاس افنان عدنان براجمان تھا، اس نے رخ پھیر لیا۔

''او ہیلو، گزشتہ تین گھنٹے سے آپ کے جاگنے کے انتظار میں ہوں اور میڈم کوئی لفٹ ہی نہیں ہے۔'' اسے چہرہ موڑتے دیکھ کر وہ مصنوعی خفگی سے بولا تو وہ اچنبھے سے اٹھ بیٹھی۔

''آ......آپ...... سچ میں ہیں۔'' اس نے پلکیں جھپکتے ہوئے حیرت سے دریافت کیا۔

''نہیں میرا بھوت تمہاری بیمار پرسی کرنے آیا ہے۔'' وہ چڑ کر بولا۔

''آپ اور میں یہاں کیسے، اور یہ کہاں ہیں ہم۔'' اب اسے صحیح معنوں میں ہوش آیا تھا۔

''ریلیکس اتنا سیریس مت لو پہلے ہی انجرڈ ہو، سب بتاتا ہوں۔'' افنان نے شانوں سے تھام کر اس کی بیڈ سے ٹیک لگوائی اور خود سامنے ٹک گیا اور دھیرے دھیرے اسے ایکسیڈنٹ کی روداد بتادی۔

''تم نے مجھے بتایا نہیں کہ تم لندن جارہی ہو۔'' اس نے شاکی لہجے میں پوچھا تو انشال نے اسے یوں دیکھا جیسے اس کی صحیح الدماغی پر شک ہو۔

''آپ کو لگتا ہے مجھے بتانا چاہیے؟'' اس نے الٹا سوال کیا اور بیڈ سے اتر کر گلاس ونڈو کے سامنے آ کھڑی ہوئی جو شب کی وحشتوں کے تمام پردے چاک کیے ہوئے تھی۔

''انشال مجھے تم سے شادی پر کوئی اوبجیکشن نہیں ہوتا اگر تم مجھے ان حالات میں نہ ملی ہوتی، آج میں اپنی ہر وہ بات تم سے شیئر کرنا چاہتا ہوں جو میں نے کبھی خود سے بھی نہیں کی۔'' وہ چلتا ہوا اس کے مقابل آ ٹھہرا، دونوں کی نگاہیں شب میں گھلتی تاریکیوں پر تھیں۔

''مشال کا بچپن سے ہمارے ہاں آنا جانا تھا تھوڑے سے بڑے ہوئے تو مما جان نے سختی سے ڈانٹ کر کہا، مشال میری بہو ہے خبردار جو ادھر ادھر کہیں دیکھا تب میں نے مشال کو پہلی بار غور سے دیکھا اس کی خوبصورتی نے مجھے بھی متاثر کیا شدید خوبصورتی ہر انسان کی کمزوری ہے یا میں عمر کے اس دور میں تھا جب پرکھنے کو بس کشش ہی ملتی ہیں باقی کوالٹیز سے انسان بے بہرہ ہوتا ہے، میں نے مما جان کے فیصلے پر سر تسلیم خم کر دیا، ان کے فیصلے میں مجھے کوئی برائی نظر نہیں آتی تھی، اپنے رشتے کے حوالے سے وہ میرے لئے خاص تھی مجھے اس سے انسیت تھی لیکن میں نے ہمیشہ اسے نارملی ٹریٹ کیا، مگر یہ سچ ہے اس کی انگوری آنکھیں جو اس کے ہنسنے پر چھوٹی ہو جاتی تھیں مجھے ان میں خوشیوں کا عکس دیکھنا اچھا لگتا تھا، پھر اچانک اس نے انکار کر دیا اور انکار کی جو توجیح پیش کی اس میں سراسر ہمارے خاندان کی انسلٹ تھی، اس کی سوچ پر میں دنگ رہ گیا، میرے دل میں اس رشتے کے حوالے سے جو انسیت تھی وہ برہمی اور بے زاری میں بدل گئی، یا یوں کہہ لو خود کو ریجیکٹ کیا جانا مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا، لیکن مما جان کی پشوار آنٹی سے دوستی کے پیش نظر ہم خاموش رہے پھر بہت اچانک اور طوفانی انداز میں تم میری زندگی میں

آئی، سچ یہ ہے کہ اب میں احمد ہاؤس سے کسی تعلق کا خواہاں نہیں تھا، میرے دل میں نفرت اپنی جگہ قائم تھی، مجھے لگا مشال شکل بدل کر ایک بار پھر ہمارے رشتوں کا مذاق بنانے آئی ہے، تمہارے ابراڈ میں پرورش پانے کے خیال نے مجھے مزید ڈرا دیا، میں کبھی تمہارے بارے میں مثبت انداز میں نہیں سوچ پایا۔'' وہ خاموش ہو گیا، اس نے پاس کھڑی لڑکی کو نہیں دیکھا وہ بے آواز رو رہی تھی، وہ ایسے جرم کی سزا بھگت رہی تھی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔

''آپ نے مجھے پہلے سے طے شدہ خیالات کی بھینٹ چڑھا دیا افنان ایک بار میرے دل میں جھانک کر دیکھتے، وائٹ پیلس کے لئے میرے دل میں کیا جذبات ہیں آپ جان جاتے۔'' اس نے شکوہ کیا۔

''میں تمہارے دل میں جھانک کر دیکھنا چاہتا ہوں لیکن وائٹ پیلس کے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے، میں تمہاری روح تک اترنا چاہتا ہوں انشال، تمہاری پاکیزگی میں ڈھل کر اجلا اور شفاف ہونا چاہتا ہوں۔'' وہ بڑھ کر ایک قدم قریب آیا اس کی گمبھیر سرگوشی انشال کے اطراف میں گونجی۔

''میں آپ کے قابل نہیں میں مشال جیسی خوبصورت نہیں۔'' وہ سر جھکائے گلوگیر آواز میں بولی، افنان نے ایک ٹھنڈا سانس فضا کے سپرد کیا، اس کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لئے دھیرے سے اسے قریب کیا اس کے ہاتھ اپنی پشت پر باندھ دیئے خود اپنا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حمائل کیا فاصلوں کو خیر باد کہا وہ مچل کر آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی اس نے گرفت مضبوط کی اور اس کا جھکا سر اٹھایا، انشال نے آنکھیں بند کر لیں اس میں ہمت نہیں تھی اس کی آنکھوں میں جھانکنے کی۔

''تمہیں کس نے کہا تم خوبصورت نہیں ہو، تم وہ ہو جس نے افنان عدنان کو تسخیر کر لیا، تم وہ ہو جسے رشتے باندھنے کا گر آتا ہے، تم وہ ہو جس نے مجھے جیت لیا، تم دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہو، جس کی سیاہ زلفوں میں شب کی تاریکی کا سماں بندھا ہے تو وجود کی ٹھنڈک میں جذب ہو جانے کو دل چاہتا ہے، تمہاری غیر موجودگی مجھ پر بے چینی اور اضطراب لے کر اتری، مجھے معلوم ہوا کہ مجھے تمہاری عادت ہے، مجھے تمہاری ضرورت ہے، تم ہی ہو جو وائٹ پیلس کو سنبھال سکتی ہو۔'' اس کے خوبصورت اقرار غموں کی دھند کو لپیٹتے جا رہے تھے وہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی اس کی باتوں پر یقین کر رہی تھی۔

''اب آپ مجھے بے وقوف بنا رہے ہیں۔'' اسے جھٹکے سے پیچھے کرتے ہوئے مسکراہٹ دبائے وہ سنجیدگی سے بولی۔

''تھیوری پر یقین نہیں ہے لگتا ہے پریکٹیکل کر کے دکھانا پڑے گا۔'' وہ بظاہر سنجیدہ تھی مگر آنکھوں میں ہلکورے لیتی شرارت افنان سے کہاں پوشیدہ تھی، انشال تو الٹا پھنس گئی۔

''نہیں...... نہیں مجھے یقین ہے۔'' اسے جارحانہ تیور لئے اپنی سمت بڑھتا دیکھ کر اس نے فوراً ہتھیار ڈالے۔

''بس لڑکی ساری بہادری نکل گئی۔'' وہ مسکراتے ہوئے صوفہ پر آ بیٹھا۔

''افنان!''

''جی جان افنان۔''

''بی سیریس۔'' وہ چڑ کر بولی۔

''او کے بولو۔'' وہ شرافت کے لبادے میں گھسا۔

''وعدہ کریں آپ آئندہ کبھی میرے

بارے میں غلط فہمی کا شکار نہیں ہوں گے۔"
"کیا وعدے کی ضرورت ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔
"نہیں۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔
"ہاں ایک اور بات مما جان کے بارے میں غلط مت سوچنا، انہوں نے تمہارے ساتھ جو بھی نا انصافیاں کیں جسٹ تمہاری اہمیت مجھ پر واضح کرنے کے لئے۔" کچھ یاد آنے پر وہ بولا۔
"جانتی ہوں۔" وہ ہولے سے بولی۔
"یعنی تم سب نے مل کر مجھے بے وقوف بنایا۔" وہ مصنوعی خفگی سے بولا۔
"انشال چلو گھر چلیں تمہارا اور میرا گھر، ہمارا گھر۔" اس نے ہاتھ بڑھایا انشال نے طمانیت سے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔
"انشال کیا تمہیں نہیں لگتا تمہیں بھی مجھ سے اظہار محبت کرنا چاہیے۔"
"مجھے نہیں لگتا اس کی ضرورت ہے، کچھ جذبے صرف محسوس کیے جاتے ہیں ان میں استحقاق ہی اتنا ہوتا ہے کہ وہ محبت سے بڑھ کر ہوتے ہیں آپ وہ ہیں جن سے میری ذات کی تکمیل ممکن ہے جس کے ہونے سے احساسات کا موسم بدل جاتا ہے۔" آنکھوں میں محبت بھر کر وہ دھیرے سے بولی۔
"انشال عید مبارک۔" اسے اس خوبصورت اظہار پر بے پناہ پیار آیا تھا، اسے ہاتھ سے کھینچ کر اس نے خود میں سمویا ہو سو فجر کی اذان کی صدائیں بلند ہونے لگی تھیں اور وہ ایک دوسرے کی رفاقت میں سب کچھ بھولے بیٹھے تھے۔
"افنان!" انشال نے اسے ہولے سے پکارا مگر الگ نہیں ہوئی۔
"ہوں۔"
"مجھے نماز پڑھنی ہے۔"
"اب گھر چل کر پڑھنا۔" اسے چھوڑتے ہوئے وہ محبت سے بولا، اس نے فرمانبرداری سے سر ہلایا اور چل دی۔
"انشال......" وہ پلٹی تو افنان نے پکارا۔
"مجھے تم سے محبت ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا، انشال کا دل شدتوں سے دھڑک اٹھا، اس کے اقرار نے اسے معتبر کیا اور افنان کو بھی تو اس لمحے اپنی محبت کا یقین ہوا تھا، وہ لفظ آئے، ٹھہرے اور انشال کے دل پر نقش ہو گئے۔
"آئی ایم آنرڈ مائی لارڈ۔" چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد وہ مسکراتے ہوئے بولی، افنان نے اس کے شانے سے اسے اپنے گھیرے میں لیا اور دونوں سرشاری سے ہاسپٹل کی عمارت سے نکلنے لگے۔
سویرے کی لکیروں کو پھیلنے کے لئے جگہ دیتا چاند ان کی رفاقت پر چپکے سے مسکا گیا۔

وفا کا سندیس لے کر اترے ہمارے آنگن میں
گواہ رفاقتوں کا محبتوں کا بن کر ہلال عید
تمام روز و شب یونہی فروزاں رہیں ہر دم
ہر شب شب برات ہر روز روز عید

☆☆☆